بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میلادِ خیر الوریٰ ﷺ

بزبانِ غوث الوریٰ رضی اللہ عنہ

تالیف
مولانا ریاست علی مجددی

پروف ریڈنگ
محمد نعیم اللہ خان قادری
بی ایس سی۔ بی ایڈ۔ ایم اے اردو پنجابی تاریخ

اویسی بک سٹال جامع مسجد رضائے مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پیپلز کالونی گوجرانوالہ 0333-8173630

خوشخبری

مسلک اہلسنت و جماعت کے عقائد و نظریات۔۔۔

بد مذہبوں کے باطلہ عقائد اور ان کے رد۔۔۔

اہلسنت پر کئے جانے والے اعتراضات کے جوابات پر مشتمل

کتب و رسائل، آڈیو ویڈیو بیانات اور وال پیپر حاصل کرنے کے لئے

تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

https://t.me/tehqiqat

نام کتاب : میلادِ خیر الوریٰ بزبانِ غوث الوریٰ

تالیف : علامہ ریاست علی مجددی

پروف ریڈنگ : علامہ محمد نعیم اللہ خان قادری

کمپوزنگ : طاہر کمپوزنگ سنٹر قاضی کوٹ حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ

قیمت : 50 روپے

ملنے کے پتے

کتب خانہ امام احمد رضا دربار مارکیٹ لاہور، مکتبہ قادریہ، مسلم کتابوی
والضحیٰ پبلیکیشنز، کرمانوالہ بک شاپ، چشتی کتب خانہ، دار العلم پبلیکیشنز
ہجویری بک شاپ، ضیاء القرآن پبلیکیشنز، نوریہ رضویہ پبلیکیشنز، نشان منزل دار النور
صراط مستقیم پبلی کیشنز (دربار مارکیٹ لاہور)، مکتبہ اہلسنت مکہ سنٹر لاہور
نظامیہ کتاب گھر زبیدہ سنٹر لاہور، مکتبہ قادریہ، مکتبہ الفرقان
مکتبہ تنظیم الاسلام گوجرانوالہ، مکتبہ نظامیہ، جامعہ نظامیہ نبی پورہ شیخوپورہ،
مکتبہ جلالیہ صراط مستقیم، رضا بک شاپ گجرات، مکتبہ رضائے مصطفےٰ
فیضان مدینہ کھاریاں، مکتبہ الفجر سرائے عالمگیر، اہلسنہ پبلی کیشنز دینہ
مکتبہ ضیاء السنہ، فیضان سنت، مہریہ کاظمیہ ملتان، احمد بک کارپوریشن
اسلامک بک کارپوریشن، مکتبہ غوثیہ عطاریہ، مکتبہ اویسیہ رضویہ، مکتبہ جنیدیہ بہاولپور
علامہ فضل حق پبلی کیشنز لاہور، مکتبہ غوثیہ عطاریہ اوکاڑہ، مکتبہ برکات المدینہ کراچی
مکتبہ غوثیہ کراچی، نورانی ورائٹی ہاؤس ڈیرہ غازی خان، مکتبہ المجاہد بھیرہ شریف

حُسنِ اِنتساب

قطبِ ربانی... قندیلِ نورانی... شہبازِ لامکانی
قطب العارفین... غوث الاعظم... شیخ الاسلام... محی الدین

پیر سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

کی بارگاہ اقدس میں

﴿بوساطت﴾

اپنے پیر و مرشد... سراج العارفین... امام السالکین
شہبازِ طریقت... سعید الاولیاء... شارح مکتوباتِ امام ربانی
حضرت علامہ ابو البیان پیر محمد سعید احمد مجددی قدس سرہٗ السرمدی
آستانہ عالیہ درگاہ حضرت ابو البیان شریف گوجرانوالہ

گر قبول اُفتد زہے عزّ و شرف
ریاست علی مجددی

فہرست

(میلادِ خیر الوریٰ ﷺ بزبانِ غوث الوریٰ رحمۃ اللہ علیہ)

❖ مُقَدّمَہ ❖

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جو تمام جہانوں کو مرتبہ کمال تک پہنچانے والا ہے۔

اس کے بعد بے حد وحساب درود وسلام خلاصہ موجودات... شاہِ لولاک... رسولِ پاک... سید الابرار... محبوبِ پروردگار... شاہسوارِ براق... مقصودِ کائنات... سرورِ کائنات... احمد مجتبیٰ... حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہِ قدسیہ میں پیش کرنے کے بعد عرض ہے کہ

حضرت امام نور الدین ابو الحسن علی بن یوسف شطنوفی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل ومناقب اور کلام کو اکٹھا کر کے عربی زبان میں ایک کتاب ترتیب دی جس کا نام "بَهْجَةُ الْاَسْرَارِ وَمَعْدِنُ الْاَنْوَارِ" رکھا۔ جس کا ترجمہ حضرت علامہ حافظ سید احمد علی شاہ بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ نے آج سے تقریباً سو (۱۰۰) سال پہلے کیا تھا۔ جسے جدید اُسلوب اور عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی، راقم نے جب چوہدری خلیل احمد ملک قادری رضوی کتب خانہ لاہور کی خواہش پر "بہجۃ الاسرار" پر کام شروع کیا تو اس دوران حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا وہ کلام جو آپ نے حضور سرورِ کائنات ﷺ کی شان میں فرمایا ہے، نظر سے گزرا تو دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ آپ کا جو کلام میلادِ مصطفیٰ ﷺ کے متعلق ہے اُس کو علیحدہ کتابی شکل میں منظر عام پر لایا جائے۔ اس خواہش کا اظہار جب حضرت علامہ مولانا محمد نعیم اللہ خاں قادری سے کیا تو اُنہوں نے پسندیدگی کا اظہار فرمایا اور کہا کہ میلاد شریف کا مہینہ قریب آ رہا ہے کوشش کر کے اسی سال اس کو منظر عام پر

لے آئے۔ اس کا فائنل پروف بھی انہوں نے ہی پڑھا۔ محمد علیم خاں صاحب نقشبندی مجددی مغل چک والے کمال شفقت سے حوصلہ افزائی فرماتے رہے۔

راقم نے حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری کتابوں کا بھی مطالعہ کر کے شانِ مصطفیٰ ﷺ کے متعلق جتنا مواد میسر ہو سکا اُس کو تلاش کر کے ترتیب وار پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ اُمید ہے قارئین اسے ضرور پسند فرمائیں گے۔

اس کام کی تکمیل اللہ جل جلالہ کے فضل... حضور سرورِ کائنات ﷺ کی رحمت.. غوثِ اعظم، پیر سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی نظرِ عنایت... والدین کی خلوص بھری دُعائیں... پیرو مُرشد، سراج العارفین، شہبازِ طریقت، ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی قدس سرہٗ السرمدی گوجرانوالہ کی نظرِ کرم کا ہی نتیجہ ہے۔

قارئین کرام سے گذارش ہے کہ جہاں کہیں کوئی سقم نظر آئے تو بجائے تنقید کے اصلاحی پہلو کے پیشِ نظر ضرور آگاہ فرمائیں۔ ان شاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں اُس کی تصحیح کرنے کی کوشش کی جائے گا۔

مولیٰ کریم کے حضور التجا ہے کہ میرے پیرو مرشد کے صدقہ اس کتاب کو ہمارے لئے ذریعۂ نجات بنا دے اور اپنے پیارے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شفاعت سے بہرہ ور فرمائے۔ شیخ محمد سرور اویسی، مالک اویسی بُک سٹال کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکر گزار ہوں کہ اُنہوں نے اس کی طباعت کا ذمہ لیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس ادارے میں برکت عطا فرمائے.. آمین... یا رب العالمین، بجاہ سیدّ المرسلین ﷺ۔

طالبِ شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ

ریاست علی مجددی

خطیب جامع مسجد خوشبوئے مصطفیٰ ﷺ

حافظ آباد روڈ قاضی کوٹ گوجرانوالہ

ربیع الاول ۱۴۳۶ھ / دسمبر ۲۰۱۴ء

میلادِ خیر الوریٰ ﷺ

بزبانِ غوث الوریٰ رحمۃ اللہ علیہ

حمد و نعت

اے اللہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں، تو یکتا اور لاشریک ہے، مَیں غیب پر ایمان رکھنے والے مؤمن کی طرح گواہی دیتا ہوں، ایسی گواہی جو شک وشبہ سے خالی اور یقین کی بنیادوں پر اُستوار ہے اور دل سے ہر وہم اور شک کو دُور کرنے والی ہے

میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تیرے وہ معظم و مکرم بندے ہیں جن کے ذریعے تو نے کائنات کے خزانوں کے بند دروازے کھول دیئے، آپ تیرے ایسے رسول ﷺ ہیں کہ جن کے طفیل تو نے جسے چاہا اُس پر مزید فضل و کرم فرمایا اور اُسے اپنی حفاظت عطا فرمائی۔ آپ تیرے ایسے نبی و رسول ﷺ ہیں کہ تو نے اُن کو عطا کی گئی قوتوں کے ساتھ ہر اُس شخص کی حفاظت اور مدد فرمائی جس نے تجھ سے دستگیریوں کا سوال کیا۔

نعتِ مصطفیٰ ﷺ:- تمام مخلوقات سے قبل آپ ﷺ ہی کی عزت افزائی کی گئی اور آپ ﷺ ہی کو کائنات کی تخلیق سے بھی پہلے رسالت کے لئے چنا گیا۔ آپ ﷺ وحی سے رہنمائی پانے والے، ازلی راز کے حامل اور غیبی اُمور کے امین ہیں۔ آپ ﷺ (قیامت کے دن) حمد کا پرچم تھامنے والے، عظمت کا جھنڈا گاڑنے والے، احکامِ قضاو قدر کی گواہی دینے والے ہیں۔ دُنیا میں تعینات کے

اوّلین انوار کا سب سے پہلے مشاہدہ کرنے والے عدل کے ساتھ فیصلہ کرنے والے حاکم اور اپنی رسالت کا اظہار فرمانے والے ہیں۔ آپ ﷺ عدل کا ترازو' فضل و کرم کی زبان ہیں' آپ ﷺ جود و سخا کو (قلوب و اذہان) میں راسخ کرنے والے' حکمتوں کا منبع' نعمتوں کا مرکز' شریعت کے حاکم اور احکام شریعت کو نافذ کرنے والے ہیں۔ آپ ﷺ کائنات کے حقیقی بادشاہ کی طرف سارے امر کے مالک ہیں' کامیابی کے متلاشی پرندے کو پر بخشنے والے ہیں' آپ ﷺ نے اپنی عزت کی سلطنت اور اپنی سلطنت کی عزت میں منفرد اور نرالی شان حاصل کی تو دیگر (دُنیوی) ممالک کے بادشاہ آپ کے جلال کی ہیبت کے سامنے جھک گئے' (دُنیوی) ممالک کے حکام نے دل کی گہرائیوں سے آپ ﷺ کی تعظیم و توقیر بجا لاتے ہوئے آپ ﷺ کی اطاعت اختیار کی۔ بلاغت کے پرندوں نے آپ ﷺ کی جلوہ گاہ کا طواف کیا۔ علوم نے آپ ﷺ کی لائی ہوئی ہدایت سے تقویت پائی۔ آپ ﷺ نے اپنے غلبہ کی تلوار سے ہر اُس شخص کا سر قلم فرما دیا جس نے آپ ﷺ سے دشمنی رکھی اور مخالفت کی۔ دُنیا میں آپ ﷺ کی ہدایت اور ملت کے انوار سے اُنسیت پیدا کرنے والے ہی آخرت میں قرب کے مقام پر فائز ہوں گے۔

باعثِ تخلیقِ کائنات ﷺ

ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اور آپ کا نور ملکوتی نشانیوں اور غیبی اشارات والا تھا۔ قبل ازیں آپ ﷺ کرم کی خصوصیات سے آراستہ ہوئے' حتیٰ کہ یہ امر آپ ﷺ کے عدم سے وجود کی طرف تشریف آوری کا سبب بنا۔ مصطفیٰ کریم ﷺ کے صدقے خیمۂ ہستی کے ستون قائم ہوئے' اور

آپ ﷺ کی عظمت کے طفیل علوی (سماوی) اور سِفلی (زمینی) کائنات ایک لڑی میں پروئی گئی۔ آپ ﷺ کتابِ حکمت کے کلمہ کا راز ہیں' فعل خلق کے حروف کا معنی ہیں' نئی چیزوں کی تخلیق کے کاتب کا قلم ہیں' چشم جہان کی پتلی ہیں' نبوت کے ہار کا سب سے قیمتی موتی ہیں' تاج رسالت کا تابندہ ہیرا ہیں' گروہِ انبیاء کے قائد ہیں' رسولوں کے لشکر کا ہراول دستہ ہیں' مقربین کے امام ہیں۔

آپ ﷺ حسب و نسب کے اعتبار سے اُولیٰ ہیں کیونکہ آپ ﷺ اہل زمین کے سب سے عظیم رُوحانی باپ ہیں' نیز موجودات کی اِیجاد میں قابل فخر اصل ہیں۔

آپ ﷺ کا نور حضرت آدم علیہ السلام میں منتقل ہوا اور اُن سے اس دُنیا میں بہترین ذریت کی طرف بڑھا' یہ نور آپ ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلب (اور پھر آپ کے والدین کریمین) تک طیب پشتوں سے پاکیزہ رحموں میں منتقل ہوتا رہا۔

آپ ﷺ ہی کی برکت سے یہ نسب ہر طرح کی کثافت اور قباحت سے پاک رہا۔ آپ ﷺ کا نسب دُنیا اور آخرت والوں کی عزت و کرامت کا باعث ہے۔

جانِ کائنات ﷺ

ہمارے سارے حواس آپ ﷺ کے جمالِ جہاں آرا کے اسیر ہیں' زبانیں (اللہ تعالیٰ کے بعد) آپ ﷺ کے علاوہ کسی کو پکارنے کی روادار ہی نہیں ہیں' کان (کلامِ الٰہی کے بعد) آپ ﷺ کے علاوہ کسی کا کلام سننے کے معاملے میں بہرے ہیں' آنکھوں کو آپ ﷺ کے جمالِ جہاں آرا کے علاوہ کچھ دکھائی نہیں دیتا اور آپ ﷺ سے ہی روایت سچی ہے ورنہ راوی جھوٹا ہے۔ آپ ﷺ ہی کی طرف سفر وسیلۂ ظفر ہے ورنہ سواریاں تیار ہی نہیں کی جاتیں۔ اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو ملکوتِ اعلیٰ میں وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ

خَلِیْفَةً (۱) کی نوبت ہی نہ بجائی جاتی اور نہ ہی عالم بالا میں وَنَفَخْتُ فِیْهِ رُوْحِی (۲) کی روشنیاں پھیلتیں۔ آسمانوں میں فَقَعُوْا لَهٗ سَاجِدِیْنَ (۳) کے پرچم لہرائے گئے تو آپ ﷺ رب کے لئے سجدہ ریز ہو گئے' رنگ و نور کی دُنیا میں اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی (۴) کے جلوے جگمگائے اور دستِ قدرت نے آدم علیہ السلام کو کُن کی کان سے اس شان کے ساتھ ظہور بخشا کہ آپ ﷺ اپنی عظمت کی چٹائی پر (شانِ عجز و نیاز کے ساتھ) تشریف فرما شفاعت کا تاج پہنے ہوئے تھے' ملاءِ اعلیٰ کے رہنے والوں نے آپ ﷺ کی طرف شدید حیرت سے دیکھا' عالم بالا کے خیمہ نشین فرشتوں نے آپ ﷺ کی طرف تعجب کی انگلیوں سے اشارہ کیا۔ فرشتوں کے لئے آپ ﷺ کی صورت کی تحریر میں موجود رموز کے معانی منکشف نہ ہوئے۔ وہ آپ ﷺ کی (بے مثل) بشریت کے پردے میں چھپے ہوئے حقائق کے اشارات نہ سمجھ سکے' اُن کی فصاحت آپ ﷺ کی ذات میں پنہاں راز کے خزانے کو سمجھنے (اور تعبیر کرنے) سے قاصر تھی' یوں تقدیر نے فرشتوں پر نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ (۵) کے اپنے ہی دعوے کو انہی کے اعتراف لَا عِلْمَ لَنَا (۶) کے ذریعہ پلٹ دیا' تب اُنہیں قدیم کی بارگاہ سے عزت کی زبان نے پکار کر کہا: "اے نور کے محلات والو! یہ ازلی ارادے کی سیاہی سے انسانی دُنیا کی لوحِ تخلیق پر ٹپکنے والا پہلا قطرہ اور پہلا نقطہ ہے اور ربانی قضاو قدر کی کمان سے وُجودی فضا کی طرف اَحدی ارادے کی قوت سے پھینکا جانے والا پہلا تیر ہے' بشری لشکروں کے آگے چلنے والی پہلی صورتوں کا پہلا ظہور ہے' آپ ﷺ انبیاء کے رُوحانی باپ اور اصفیاء کا عنصر ہیں۔ آپ ﷺ انشاء (تخلیق) کے حروف کی شکل ہیں' کتابِ ہستی کے کلمات کے نقطوں سے عبارت ہیں' کائنات اگر دھڑ ہے تو آپ ﷺ اُس کی آنکھ کی پتلی ہیں۔

آپ ﷺ (معراج کی شب) صلصالی عنصر (بشریت) سے بلندیوں (نورانیت کے اعلیٰ مقامات) کی طرف ترقی کا سفر طے کرتے گئے' فخر اور تکبر کے الاؤ سے مزید دُور ہوتے گئے... حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ کے ہاتھ نے آپ کا دامن تھام لیا اور سُلٰلَةٍ مِّنْ طِیْنٍ کی انگلیوں نے آپ کے عزت والے دامن پر گرفت مضبوط کی' تقدیر نے کہا: "اِنہیں چھوڑ دو اِن کا بلندیوں کی طرف پرواز کرنا ہمارے انتخاب کے پَر سے ہے' آپ کا "ناز" ہماری نشانیوں کے اضافے کے ساتھ ہے' معزز وہی ہے جسے ہم نے چن لیا ہو اور مکرم وہی ہے جسے ہم نے عزت کے لئے منتخب کر لیا ہو۔

(۱) اور (یاد کرو) جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا: میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں)

(۲) اور اُس میں اپنی طرف سے خاص معزز رُوح پھونک لوں)

(۳) پس اُس کے لئے سجدے میں گر پڑنا)

(۴) بے شک اللہ نے چُن لیا)

(۵) ہم تجھے سراہتے ہوئے تیری تسبیح کرتے اور تیری پاکی بولتے ہیں)

(۶) ہمیں کچھ علم نہیں)

تعظیمِ نورِ مصطفیٰ ﷺ

حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ...

جب کہ نور کے رہنے والوں کے دماغ اس عطر سے خوشبودار ہوئے کہ اِنِّیْ خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ "میں مٹی سے ایک انسان پیدا کرنے والا ہوں" ملکوتِ اعلیٰ اِن انوار سے روشن ہو گیا کہ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً (البقرہ:۳۰)

مَیں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں'' تو قُدسِ اشرف کے معبدوں کے رہبانوں (درویشوں) سے کہا گیا کہ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ ''جب میں نے اس کو برابر کیا اور اس میں رُوح کو پھونکا تو فَقَعُوْا لَهٗ سَاجِدِیْنَ سب اس کو سجدہ کرتے ہوئے گر گئے۔'' جو اصحاب تسبیح کرتے تھے اُن کے دماغ میں مٹی مشک بن گئی اور آدم علیہ السلام نے اس خلعت میں رونق پائی کہ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى (آل عمران:۳۳) ''بیشک خدا نے پسند کیا'' اور ملائکہ نے اس نور کی روشنی کی وجہ سے سجدہ کیا (وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ) مَیں نے پھونکا اس میں اپنی روح کو۔

(بهجة الاسرار (عربی) صفحه ٦٤ ' مطبوعه مؤسسة الشرف بلاهور پاکستان)

ظہورِ قدسی کے وقت ظہورِ عجائبات

سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا ماہِ رجب میں جمعہ کی شب میں اُمید سے ہوئیں' آپ ﷺ کی وجہ سے (آپ ﷺ کی والدہ محترمہ کو) نہ بوجھل پن محسوس ہوا' نہ آپ پر تھکاوٹ طاری ہوئی۔ ان ایام میں عجائب کا ظہور آپ ﷺ کی منفرد شان کی بہترین دلیل ہے۔ آپ ﷺ کے لئے جنتوں کو آراستہ کیا گیا اور کائنات نے آپ ﷺ کی آمد کی خوشی منائی۔ آپ ﷺ کی آمد پر دوزخ کے دروازے بند کر دیئے گئے' شیطان کی ذلیل شرمندگی سے دوچار ہوئی' بتوں کو ذلت کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ ﷺ کی ولادت پر ایوانِ کسریٰ کے کنگرے گر گئے' تاریکیوں کو روشنی ملی' افلاک روشن ہوئے اور فرشتوں نے تسبیح کے ساتھ دھوم مچادی۔ آپ ﷺ کی ولادتِ باسعادت سے پہلے ہر مہینے میں ایک ندا دینے والا یوں ندا کرتا: ''دُنیا والو! تمہیں خوشخبری ہو کہ صاحبِ علامت اور نبی خاتم (ﷺ) کے ظہور کا وقت قریب ہے' آپ ﷺ عمدہ اخلاق اور رحمتوں کے ساتھ تشریف لانے ہی والے ہیں۔'' دورانِ حمل عجائبات کا ظہور ہوتا رہا' خوشخبریاں آپ کی قدر و منزلت کا چرچا

کرتی رہیں' یہاں تک کہ آپ کی آمد کا وقت آ گیا' پھر آپ کی آمد نے کائنات کو اپنے انوکھے نور سے روشن کر دیا' دُنیا کا کونا کونا روشن ہوا اور عالم ملکوت کی روشن منازل آراستہ ہوئیں اور عالم بالا سے یہ اعلان کیا گیا: ''اے زمین والو! اُس ہستی کے اُجالوں سے روشنی لے لو جنھیں سراجِ منیر بنا کر بھیجا گیا ہے اور اُن کی ہدایت کے جام سے شرابِ طہور پی لو' کیونکہ تم امام الانبیاء کی رُوحانیت کے حصار میں ہو۔

یہ سب کچھ اپنی جگہ تھا اور دُوسری طرف آپ ﷺ کی ولادت کے وقت فرشتے آپ ﷺ کے استقبال کے لئے صف بستہ تھے اور انبیاء کی رُوحیں آپ ﷺ کے جمالِ جہاں آراء کے جلوے سمیٹنے کے لئے حاضر تھیں' اس مکی مدنی سورج کے طلوع ہونے پر آسمانی سورج چھپ گیا' مدنی چاند کے طلوع ہوتے ہی سماوی ستارے اِحتراماً ڈوب گئے' مکی آفتاب کے طلوع ہوتے ہی شہابی ستارے بجھ گئے' محمدی نور کے سامنے ساری روشنیاں ماند پڑ گئیں' آپ ﷺ کی عظمت آپ کے حسن و جمال کی کرسی پر ظاہر کی گئی اور آپ اس دُنیا میں تشریف لائے۔ اور تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔

آمدِ مصطفیٰ ﷺ کی بشارتیں

حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ...

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بلبل کو سنا کہ لذیذ آواز سے گاتی ہے ''اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰهُ'' (القصص:۳۰) بے شک مَیں ہی اللہ ہوں'' اور ایسے ساقی سے محبت کی کہ قدم کی شراب ان پیالوں میں ڈالتا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى اور اَنَا اخْتَرْتُكَ ''مَیں نے تجھ کو پسند کیا۔'' طُور کے پہلو اِس سبب سے کھچ گئے' اس کے نیچے پہاڑ کے

اطراف لپیٹے گئے وہ (حضرت موسیٰ علیہ السلام) وادئ مقدس میں درخت کے نیچے ٹھہر گیا اور ساقی کے دیکھنے کا مشتاق ہوا۔ تب سکر کے نشہ نے اس کے پہلوؤں کو حرکت دی' اُس کے کثرتِ شوق نے اپنے ہاتھ سے اس عشق کے کاغذ پر یہ حروف لکھے کہ رَبِّ اَرِنِیْ اللہ عزوجل! مجھے اپنا دیدار کرادے۔ تب اس کے ہاتھ میں قلم نے پلٹا کھایا' اور لکھا کہ لَنْ تَرٰانِیْ "ہرگز تم مجھ کو نہ دیکھ سکو گے"۔ اس کی عقل کی آنکھ کے لئے نور چمکنے والا روشن ہوا جو کہ چمکتا تھا اور پہاڑ جنت کا باغ بن گیا تھا۔ وہ آگ بالکل نہیں تھی جسے دیکھ کر (موسیٰ علیہ السلام) بے ہوش ہو گئے تھے۔ ہوش کے بعد کہا سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ (الاعراف:۱۴۳) "تجھ کو پاکیزگی ہے میں نے تیری طرف رُجوع کیا"' اس کی دولت گذرنے کے بعد اس سے کہا گیا رسالت کے قلم کو اس کے صاحب کے سپرد کردے۔ اور وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ (آل عمران:۴۶) "کلام کرے گا لوگوں سے مہد کی حالت میں" اور اس کو دوات دے کہ میری توحید کی کتاب میں لکھے کہ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ (مریم:۳۰) "بے شک میں خدا کا بندہ ہوں"' اور اپنی رسالت کے صحیفوں میں یہ سطریں لکھ دے کہ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ (الصف:۶) "میں خوشخبری سنانے والا ایک ایسے رسول کا ہوں کہ جو میرے بعد آئے گا' جس کا نام احمد ﷺ ہے"۔

(بهجة الاسرار (عربی) صفحه ۶۵ ' مطبوعه مؤسسة الشرف بلاهور پاکستان)

سرورِ کائنات ﷺ کا پاکیزہ نسب مبارک

آپ ﷺ کا نسب ہمارے انساب سے پاکیزہ تر ہے' آپ ﷺ بہترین اصل سے ہیں' آپ ﷺ انتہائی پاکیزہ عنصر سے ہیں' بہت ہی فضیلت والی طاہر

اصل سے ہیں' احساب میں آپ ﷺ کا حسب سب سے زیادہ باعزت ہے' انتہائی پاکیزہ طبیعت والے ہیں' ہونہار کے عزت والے (ننھیالی) گھرانے سے ہیں' اور کامل ترین اور ظاہر عزت والے ہیں' کبھی کبھار اصل (ماں باپ) اپنی فرع (اولاد) کے سبب عزت پاتے ہیں اور کبھی قدیم مال نئے مال پر فخر کرتا ہے (یعنی انبیائے سابقین بعد میں آنے والے رحمت عالم ﷺ پر فخر کرتے تھے) یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ آپ ﷺ کی عزت و عظمت آباء و اجداد کے لئے بھی عزت کا سبب بنی اور اولاد کے لئے بھی۔ اور آپ کی برکت زندوں اور انتقال کرنے والوں کو بھی حاصل ہوئی' آپ پر پہلے والوں نے بھی فخر کیا اور بعد والوں نے بھی' آپ کی وجہ سے درمیان والے اور کنارے والے (قریبی) بھی فتحیاب ہوئے' آپ ﷺ کا نسب واضح دلائل والا اور آپ کا گھرانہ معزز ترین گھرانہ اور آپ کی آل انتہائی معزز و مکرم آل ہے' اہل بیت کے لئے آپ کی نسبت کے طفیل عزت و وقار ثابت ہے۔

آپ ﷺ کا پاکیزہ اسمِ گرامی

زمین میں آپ کا اسم گرامی (سیدنا) "محمد" (ﷺ) اور آسمان میں (سیدنا) "احمد" (ﷺ) محبوب ترین اسماء میں سے ہے' آپ ﷺ خاتم النبیین اور تمام رسولوں سے زیادہ معزز اور مکرم ہیں' اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے اُس کی بارگاہ میں سب سے زیادہ عزت والے اور سب لوگوں سے بڑھ کر قدر و منزلت والے ہیں' قارئین کرام! بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں درود و سلام کے نذرانے پیش کیجئے۔

جسمِ مصطفیٰ ﷺ

آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے جسم مبارک کے متعلق فرمایا:

نبی کریم ﷺ کا جسم مبارک ایک طاق ہے' آپ کی روح پاک اس طاق میں لیمپ ہے' وحی کی چمک اس لیمپ کا چراغ ہے' آپ کی طرف وحی کا آنا جانا نُور پر نُور ہے۔ جب نبوت کا نور دل کے طاق کے لیمپ میں روشن ہوتا ہے تو آپ کے دل کا آئینہ روشن ہو جاتا ہے' تو اس سے آپ غائب الغیب چیزیں دیکھتے ہیں۔ وہ بلیغ الزبان سے مخاطب کئے گئے۔ آپ کی عقل کی آنکھ کے لئے مَلا اعلیٰ کی طرف ایک سوراخ ظاہر ہو گئی۔ اس پر ازل کے لطیفوں کے خفیہ اُمور پیش کئے جاتے ہیں' وہ حادثات اور قدیم کے درمیان ترجمان ہو گئی' نورِ معرفت کے اندازہ کے موافق اللہ عزوجل کی طرف سیر ہوا کرتی ہے۔ معرفت قوتِ عقل کے اندازہ پر ہوتی ہے۔ عقل اسی قدر کے موافق ہوتی ہے جو کہ اس دیوان میں معین ہو چکی ہے کہ "ہم نے تقسیم کر دیا"۔

(بهجة الاسرار (عربی) صفحه ۱٤۱ 'مطبوعه مؤسسة الشرف بلاهور پاکستان)

مقصدِ آمدِ مصطفیٰ ﷺ

پس یہی وہ بات ہے کہ جس کو رسول اللہ ﷺ لائے ہیں تاکہ عالمِ انسانیت میں اس امر کے شروع کو اس کے فطرت کے مبداء میں ان کو یاد دلائے' جس طرح کہ اس کے غیر کے پاس اس لئے آیا کہ اس کو اس کی حقائق انسانیہ سکھائے۔ اس لئے آنحضرت ﷺ کو پورا کمال ہے' آپ دائیں طرف کے قبضہ والوں کے بشیر ہیں اور بائیں طرف کے قبضہ والوں کے نذیر ہیں۔ حقیقتِ وقوف نے توحید کے ساتھ وضع کے طور پر آنکھوں کو سستی سے بے نُور کر دینا'

پردوں کو پھاڑ دینا اور برتنوں کو توڑ دینا اور سبع مثانی میں جو تجلی ہوا اُس کا ظہور ہونا۔ سورۂ اخلاص کے ذکر کرنے میں اس کے لئے تجلی کا دروازہ کھل جاتا ہے۔

وہ یہ کہ موجودات میں حق تعالےٰ کی اس کے لئے تجلی ہوتی ہے۔ اب یہ بندہ ہے کہ جس میں موجودات کی زبانیں گنگ ہو جاتی ہیں اور اپنی حرکت سے خدا تعالےٰ کی ان لوگوں کی تعداد کے موافق توحید کرتا ہے' جو اُس کی توحید بیان کرتا ہے اور اپنے سکون سے ان لوگوں کی تعداد کے برابر جو اس کی توحید نہیں کرتے' توحید بیان کرتا ہے' اگر چہ تمام مخلوق خدا کو ایک جانتے ہیں' لیکن وہ خدا تعالےٰ کی وہ توحید کرتا ہے' اُس شخص کے جبر کے مطابق جو اُس کو ایک نہیں جانتا۔ وہ قطب توحید و باطن تفرید ولطیفہ تجرید کا راز ہے اور یہ قوم ہے۔ جنہوں نے حق سبحانہٗ کی تجلی کا انوارِ توحید میں ہر زبان و ہر لغت میں مشاہدہ کیا ہے اب وہ جمادات سے اس بھید کی وجہ سے کہ مفاد کرتے ہیں' محبت کرتے ہیں' اُن کی بولی عالمِ اسرار میں سنتے ہیں۔ پھر جب وہ اللہ تعالےٰ کا کلام سنتے ہیں تو ان پر تعظیم کے انوار گرتے ہیں' اور اُن کے پیچھے توحید بطورِ محبت کے آتی ہے۔ اور جب وہ کلام کرتے ہیں تو اُن پر تعظیم کے انوار گرتے ہیں' اُن کے پیچھے خاموشی ادب کی وجہ سے آتی ہے۔ اور جب کام کے ساتھ حرکت کرتے ہیں تو اُن پر تعظیم کے انوار گرتے ہیں اور ان کے پیچھے اپنی حد پر ٹھہرنا حقارت کی وجہ سے آتا ہے۔ اور جب حال میں مستغرق ہوتے اور تعظیم کے انوار پر گرتے ہیں' تو اُن کے پیچھے شرع پر ثابت قدم رکھنا آتا ہے۔ تب ان کو ان کا مولیٰ ان خصوصیتوں کی وجہ سے آج کے دن ایسے حقائق دکھاتا ہے کہ وہ آخرت میں نہ دیکھیں گے' اور طبقاتِ موجودات میں ان کا نورِ کشف پھیلتا جاتا ہے۔ اب ان کو وہ اُمور جو لوحِ محفوظ موجودات میں ہیں' معلوم ہو جاتے ہیں۔ اہلِ دارین کی

جنھوں کو عنایتِ اَزَلی کے بھید سے اور ان باتوں کو بھی جو کہ ہر ایک کے لئے اُس کے انجام کے لئے تیار کی ہیں' مشاہدہ کر لیتے ہیں۔ اپنے دل کے پکارنے والے اور مخاطب کے اسرار کی باتیں سنتے ہیں۔ لیکن وہ داعی جو کہ اُن کے دل کا ہے تو وہ دارین میں حقائق ارواح سے ان کے سامنے بولتا ہے۔ تب ان کو برزخ میں جنت' دوزخ کے حالات کی حقیقت کھل جاتی ہے۔ وہ دو قسم پر ہیں:

ایک تو وہ لوگ ہیں کہ جنھوں نے مقام کو کامل کر لیا ہے اور ان باتوں کو بطورِ کشف جان لیا ہے...... اور ایک وہ لوگ ہیں کہ جنھوں نے مقام کو کامل نہیں کیا' سو اُن کو یہ باتیں اشارات کے پردوں سے ورے معلوم ہوتی ہیں۔

لیکن جو کہ ان کے اسرار سے مخاطب ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے شرائع کے حقائق اور فہم کے اقسام اور توحید میں اسرارِ لطائف کے مظاہر کے ساتھ بولتا ہے' جب ان میں سے کوئی مخلوق کی جانب توحید کی آنکھ سے دیکھتا ہے' تو ان کے لئے انوارِ توحید کو اپنے مقام پر مضبوط کرنے کی قدرت ظاہر ہوتی ہے۔ اور جب اُن کی طرف علم کی آنکھ سے دیکھتا ہے' تو اُن کو ارادۂ قدر کے بطون سے علم کے تفرقہ اور توحید کے ملانے کے لئے نظر آتا ہے یہی وہ امر ہے کہ مخلوق کے باطن کو مکاشفات کے انوار سے پھاڑتا ہے تب اس کو وہ چیزیں کہ جو اس میں اسرارِ تعریف میں رکھی گئی ہیں ظاہر ہوتی ہیں۔ اور اس سے خلوت و صاحبانِ ریاضت نفع حاصل کرتے ہیں۔ اصحابِ رسُوخ کے حالاتِ حقیقہ کی میزان میں بساطِ کشف پر تولتا ہے۔ اُس کو اللہ تعالیٰ نے قوتِ ملکیہ سے احوالِ واصلین کے فرق میں مددی ہے۔ سالکین کے باطنوں کے گوشوں کی طرف پھرتا رہتا ہے۔ ناقص کے نقصانوں کو کامل کرتا ہے۔ دیکھنے والے کے مطابق ظاہر ہوتا ہے۔ کبھی تو خیال میں کیونکہ مرید میں ضعف ہے اور کبھی حُسن میں سُلُوک کی قدرت کے لئے

ظاہر ہوتا ہے۔ کبھی مرید کو اُس کے گوشوں سے مخاطب ہوتا ہے۔ اب اربابِ احوال لطائفِ بواطن سے اور اصحابِ اعمال شرائفِ اذکار سے مدد دیئے جاتے ہیں۔ اس کے لئے تصرف میں قدرت ہے اور بسا اوقات وہ باطنوں کے ساتھ قرب کے معانی سے قریب ہو جاتے ہیں۔ اور کبھی طورِ قدرت میں قرائنِ احوال سے کشف سے دُور جا پڑتا ہے۔

(بهجة الاسرار (عربی) صفحه ۹۵ ' مطبوعه مؤسسة الشرف بلاهور پاکستان)

ظہورِ نبوت

آپ ﷺ کو ڈھال اور خود (حفاظت اِلٰہیہ) کے ساتھ عظیم فرشتے یعنی جبریل علیہ السلام کے ذریعے (لوگوں کی طرف) بھیجا گیا' آپ ﷺ نے لوگوں کو اللہ کی طرف علیٰ وجہ البصیرت بلایا۔ دُنیا کے چھوٹے بڑے نے آپ ﷺ کی اطاعت قبول کی' آپ ﷺ کے دعوت و تبلیغ کی طرف متوجہ ہوتے ہی (آپ کی سچائی کی) نشانیاں ظاہر ہوئیں' آپ ﷺ کے اعلانِ نبوت کے ساتھ ہی چھپے ہوئے معجزات ظاہر ہوئے' آپ ﷺ فصحائے عرب کے زمانے میں مبعوث ہوئے تو آپ ﷺ نے اپنی فصاحت کے بل بوتے پر انہیں اپنی زبانوں کی بلاغت بھلا دی' آپ ﷺ کے اشارے کی عظمت کے سامنے فصحائے عرب کے معارف کی عقلیں سجدہ ریز ہو گئیں' آپ ﷺ فصحائے عرب کے انکار اور اُن کی ہٹ دھرمیوں کے ہجوم میں نرالی شان و شوکت سے ظاہر ہوئے' آپ ﷺ نے تمام فصحاء کو قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ (۱) کے ذریعے قرآن کی مثل لانے سے عاجز کر دیا۔ آپ ﷺ کے جوامع الکلم کے سامنے فراستوں کے سورج گہنا گئے' فصحائے عرب کے افکار کے چمکتے دمکتے چاند آپ ﷺ کے

حکمت بھرے کلمات کے سامنے ماند پڑ گئے۔

(ا) تم فرماؤ اگر آدمی اور جن سب اس بات پر متفق ہو جائیں)

شانِ مصطفیٰ ﷺ

حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ...

آپ ﷺ شخصیت محمدی وشکلِ احمدی ﷺ ہاشمی نسب والے احدی مناقب والے فرشتوں کی سی نشانیوں والے غیبی اشارات والے خاص بزرگیوں کے ساتھ مشرف ہوئے۔ آپ ﷺ جوامع الکلم سے مخصوص ہوئے۔ آپ ﷺ ہی کے شرف سے موجوداتِ کُلی کے خیمہ کا ستون قائم ہوا اور آپ ﷺ ہی کے جلال سے وُجودِ علوی اور سفلی کا سلسلہ دُرست ہوا۔

آپ ﷺ شاہی کتاب کے کلمہ کا راز ہیں اور فعلِ مخلوق وفلک کے حرف کا معنی ہیں۔ نو پیدائش کے اِنشاء کے کاتب کا قلم ہیں جہان کی آنکھ کی پُتلی ہیں۔ وُجود کی انگوٹھی کے گھڑنے والے وحی کے پستان کا دودھ پینے والے ازل کے راز کا پردہ اُٹھانے والے قِدم کی زبان کے ترجمان ہیں عزت کے جھنڈے کو اُٹھانے والے شرافت کی باگوں کے مالک ہیں۔ نبوت کی کڑی کے مالک ہیں۔ رسالت کے تاج کا موتی انبیاء کے قافلہ کا چلانے والا رسولوں کے لشکر کا پیشوا حُضوری والوں کے امام سبب میں اوّل اور نسب میں آخر۔ ناموسِ اکبر کے ساتھ بھیجے گئے تاکہ دُرست فطرت کی تائید کریں ہمتوں کے پردے کو پھاڑ دیں سخت کاموں کو نرم کر دیں سینوں کے وسواس کو مٹا دیں دلوں کی ظلمتوں کو روشن کر دیں دلوں کے فقیروں کو غنی کر دیں نفسوں کے قیدیوں کو چھوڑ دیں قبض کی وحشت کو دور کر دیں خوشی کی محبت کو کھینچ لیں غفلت کے مجمع کو متفرق کر دیں خوشی کے تفرقہ کو جمع کر دیں شقاوت کے زندہ کو مار دیں اور سعادت کے مردہ کو زندہ کر دیں سرکشی کے پیوند کو دور کر دیں ہدایت کے جھنڈے کو بلند کر دیں عقل مندوں کو وصال کی طرف سعی کر دیں غم کے خزانہ کو جمال کی طرف جوش دلائیں دوستوں کی ملاقات کا شوق دلائیں محبت کی آنکھوں کو بھڑکائیں ارواح کو اُن کا عہد جو پہلے زمانہ میں گزر چکا ہے یاد دلائیں۔ بخشش کے میدان میں لوگوں سے اُن کا عہد تازہ کرائیں۔ شریعت کے درختوں میں حکم کے شگوفے اُس کے پانی دینے سے چٹکیں علوم کے باغوں میں احکام کے باغ اُس کے خواب سے سرسبز ہوں۔ اُسی کے قیام سے آیات کا وجود قائم ہوا اسی کے ظہور سے معجزات کی چھپی باتیں ظاہر ہوں فصحاء کے عُنصر میں بھیجے جائیں۔

پھر اُن کی فصاحت سے اُن کی بلیغ زبانیں گونگی ہو جائیں اور اُن کی مختصر بلاغت سے اُن کی فراخ زبانیں جمع ہو جائیں اور اُن کے اشارہ کے لئے اُن کے معارف کے عقول کے سر سجدہ کریں اور تمام مل کر لشکر میں ظاہر ہوں۔ اس کے سامنے فصاحت ذلیل ہوئی باوجودیکہ اس جھنڈے کی رسی موجود ہو کہ۔

"اگر اِنس وجن جمع ہو جائیں (تو ایسا کلام نہ لاسکیں)"۔

پھر ان کی سمجھوں کے آفتاب اس کے جامع کلموں میں بے نور ہو گئے ان کی فکروں کے بدر اُس کی حکمت کی شعاعوں میں بے نور ہونے لگے پھر اس کے پاس رب العٰلمین کی طرف سے رُوح الامین آئے گا۔ اس کو براق پر اُٹھائے گا۔ جلالِ ازل کے جمال کے لئے ابدی عزت کے کمال کی حضوری کے لئے آسمان کے ساتوں درجے اُس سے پھٹیں گے (یعنی ساتوں آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے)

رات اپنی سیاہ چادر پھیلائے ہوگی زمانہ پر اس کے پردے پڑے ہوں

گے البتہ وقت شگوفوں کے باغ کی نسیم سے خوشبودار ہوگا' سحر کے بعد فجر کے نور سے روشن ہوگا' اس لئے آسمان کی بساط اس ہاتھ سے لپیٹی جائے گی کہ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا (بنی اسرائیل:۱) "سیر کرائی اپنے بندہ کو رات کے وقت میں" پھر قضا کی آنکھیں اس کی طرف اس امر کو لے کر متوجہ ہوں گی کہ لاؤ اس کو میرے پاس کہ میں اس کو اپنے لئے پسند کروں۔ پھر اس کے سامنے آسمان کے جہاں اور ملکوتِ اعلیٰ اس لباس میں پیش ہوگے تا کہ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا "ہم اس کو اپنی نشانیاں دکھائیں"۔ اس کے سامنے دونوں جہانوں کے اُمور' جن و اِنسان کے علوم' اس مجلس میں آراستہ کئے جائیں گے کہ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى (آل عمران:۲۵۳) ضرور انہوں نے اپنے رب کی بڑی نشانیاں دیکھی ہیں"۔

رسولوں کے سردار اُس کے پاس آئیں گے اور سلام کہتے ہوں گے۔

وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى (النجم:۱۸) اور وہ اُفقِ اعلیٰ پر ہوگا" اُن کے اُمراء کو یہ حکم دیا ہوگا' کہ وہ آسمانوں کے دروازوں پر بیٹھیں اور اس کے مہمان کا انتظار کریں۔ فرشتوں کے بادشاہ اس پردہ کے پاس آنے کی کوشش کرتے ہیں جو کہ اس کے سامنے ہے حالانکہ سدرۃ المنتہٰی تک اُن کا مقام ہے۔ اُن کے سرداروں نے پہلے اس سے سوال کیا تھا کہ اُن کی آنکھیں نفع حاصل کریں اور اُن کے دل اُس (محبوبِ خدا) کے چہرے کے مشاہدہ سے اور خوبصورتی کے دیکھنے سے خوش ہوں۔

تب سدرۃ المنتہٰی نے اُن کی عقلوں اور بڑے علوم کو اُس کے رونق کے نوروں سے اس قدر ڈھانک لیا جس قدر کہ آسمان کے دروازے اُس کی روشنی کی چمک سے ڈھک گئے۔ تب اُس کے جلال کی وجہ سے نور کے اجسام کی آنکھیں حیران رہ گئیں۔ اس کی ہیبت کی وجہ سے نور کے صفۂ اعلیٰ کے رہنے والوں کی

آنکھیں مدہوش ہوگئیں' اس کی ہیبت کی وجہ سے بلند خیمہ والوں کی گردنیں پست ہوگئیں' نور کے معبدوں کے رہنے والوں کے سر اس کی عزت کی وجہ سے جھک گئے' کروبیوں اور رُوحانیوں کی آنکھیں اُس کی بزرگی کے کمال کی وجہ سے کھلی رہ گئیں۔

تب مقرب فرشتے صفیں باندھ کر کھڑے ہوگئے' پاک جماعت' تسبیح کرنے والوں کی آواز سے خوش ہوگئی' وجد کرنے والوں کے انفاس سے پاکیزگی کے نشانات حرکت میں آگئے۔ ان کے دیکھنے سے عرش و کرسی خوشی کے مارے ہلنے لگے۔ آپ کی تشریف آوری سے خوبصورت جنتیں زینت دی گئیں اور موجودات نے اپنے اہل کے ساتھ آپ کی خوشی کی وجہ سے حرکت کی' بلندی نے پستی پر بوجہ اپنے دیکھنے کے فخر کیا' آسمان کے بلند محل روشنیوں کی وجہ سے چمکنے لگے' بلندی کا ستارہ زحل روشنی کے ساتھ بلند ہوا' پسندیدہ آنکھ کے لئے پردے ظاہر ہوئے' صاحبِ انوار کے لئے پردے اُٹھائے گئے۔ اُن کی طرف روح الامین اس دائرے کی طرف بڑھے کہ ہم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کے لئے کوئی مقام معلوم نہ ہو:

وَمَا مِنَّاۤ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿پ۲۳' سورہ الصافات:۱۶۴﴾

اور (فرشتے کہتے ہیں) ہم میں سے بھی ہر ایک کا مقام مقرر ہے۔

اور آپ سے کہا: اے مقرب حبیب آپ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کی طرف اکیلے تنہا تیار ہو جایئے۔

آپ کو نور میں داخل کیا اور خود ان سے پیچھے ہٹ گیا۔ اِنتہا کے وقت بڑھنے والا قاصر ہو جاتا ہے۔ تب انبیاء کے وُجود عزت کے حرم میں خدمت کے قدموں پر کھڑے ہوگئے' ملائکہ کی صورتیں جلال کی سیڑھیوں میں بزرگی کے

پاؤں پر کھڑی ہو گئیں' عاشقوں کی صورتیں شوقوں کے مقامات میں حیران رہ گئیں۔ شائد کہ ان کو ان کے واپس لوٹنے کے وقت دیکھ لیں اور اس کی زندگی سے مقصود کی ہوا سونگھیں۔

تب آپ کی سیر ایسے سیدھے مقام تک پہنچی جو بہت ہی خوفناک تھا۔ وحی کی قلموں کی آوازیں لوحِ اعظم کے صفحہ کی صفائی پر سُنی جاتی تھیں' پھر آپ نور کے رَفرف پر اُفقِ اعلیٰ تک چلے' شوقوں کے پروں کے ساتھ مقام "دَنٰی فَتَدَلّٰی" تک اُڑ گئے۔ اور اُن کو کرم کے میزبان نے "قَابَ قَوْسَیْنِ" کے باغ میں اُتارا' اُن کے لئے "اَوْ اَدْنٰی" کے قُرب کا فرش بچھایا۔ بڑی بلند درگاہ سے یہ سُنا "اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ" یعنی اے نبی تم پر سلام ہو۔ حبیب نے اس سے اکرام کے ساتھ ملاقات کی اور جلدی کی اس کے رَبِّ جلیل نے ملاقات میں۔ سلام کے ساتھ آپ کا خوف جاتا رہا اور خوشی حاصل ہوئی' اور وحشت کی بجائے محبت پیدا ہوئی اور "فَاَوْحٰۤی اِلٰی عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰی" (پ۲۷' سورہ النجم آیت ۱۰) "پس (اس خاص مقامِ قرب و وصال پر) اس (اللہ) نے اپنے محبوب کی طرف وحی فرمائی جو (بھی) وحی فرمائی" اس راز و نیاز اور اسرار کی باتوں کو آپ نے یاد رکھا۔ ان آنکھوں سے آپ کو مکاشفہ ہوا۔ "وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی" (النجم:۱۳) بیشک دیکھا اس کو دوسری دفعہ) تب قصد کیا کہ سلام کرتا ہوا جواب دے۔ مگر سبقت کی ان سے قدرت نے تب آپ نے منہ کھولا اور اُس میں علمِ ازلی کے سمندر سے ایک قطرہ گرا' اور آپ نے اوّلین و آخرین کے علم معلوم کر لئے۔

آپ کے عظیم خلق کی زبان اور عام سخاوت نے کہا: یہ کرم کی درگاہ اور نعمتوں کا میدان ہے' رحمت کی کان' فضل کی درگاہ ہے' جوانمردی کی بساط' خیرات کا سرچشمہ ہے۔

لہٰذا مکارم کی شرح میں اپنے بھائیوں سے تخصیص کرنا مناسب نہیں' وفا کے حکم میں دوستوں کی غم خواری کو چھوڑنا بہتر نہیں۔

تب آپ اپنی مہربانیوں سے متوجہ ہوئے' اپنی نیکیوں کو اُن کی طرف پھیرا' اپنے مرتبہ و برکت کی شرافت کا نصیبہ' جو کہ عمدہ تھا' اُن کے لئے مقرر کیا' اُن کو ایسے مقام پر یاد کیا جہاں ذاکر اپنے آپ کو بھول جایا کرتا ہے۔ یعنی ان کو اس تنہائی میں جب خدا سے باتیں کرتے تھے' نہ بھلایا اور کہا:

"اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ"

اس پر اور اس کے نیک بندوں پر سلام ہو۔

تب اس کو حبیب نے پکارا' اے سردار! اور بزرگوں کے امام' اوّل اور آخر میں تمہارے لئے ہی مروت و وفا' فتوت و صفا ہے' اور اے حبیب "اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ" (الانشراح:۱) کیا ہم نے آپ کے سینہ کو نہیں کھول دیا' "وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ" (الانشراح:۴) "کیا ہم نے آپ کے ذکر کو بلند نہیں کیا' کیا ہم نے آپ کو اَزَل میں تمام پیغمبروں پر بزرگی نہیں دی؟ کیا ہم نے آپ کو اَسود اور اَحمر کی طرف رسول کر کے نہیں بھیجا؟ اور کیا علیین میں آپ کی بزرگی و شرافت کو مضبوط نہیں کیا؟ کیا ہم نے عیسیٰ علیہ السلام کو ایک رسول ﷺ کی خوشخبری سنانے والا بنا کر نہیں بھیجا کہ "مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ" (الصف:۶) "میں تمہیں اس رسول کی خوشخبری دیتا ہوں جو میرے بعد آنے والا ہے' جس کا نام احمد ﷺ ہے" وہ (یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام) تو یہ کہیں کہ "رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ" (طٰہٰ:۲۵) "خداوندا میرا سینہ کھول دے" اور آپ ﷺ سے کہا جاتا ہے کہ "اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ" (الانشراح:۱) "کیا ہم نے آپ کے سینہ کو نہیں کھول دیا"۔ وہ (یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام) تو یہ کہیں: "رَبِّ اَرِنِیْۤ اَنْظُرْ اِلَیْكَ" "اے

رب مجھے تو اپنا آپ دِکھا دے" اور آپ ﷺ سے کہا جاتا ہے "کیا تو نے اپنے رب کو نہیں دیکھا" وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا (البقرہ:۱۴۳) "تم دُنیا میں اپنی اُمت پر گواہ ہو" اور آخرت میں وہی ہوگا جو تم چاہو گے فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ○ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ ○ (الانشراح ۷،۸) "اب جو تم شریعت کے انتظام سے فارغ ہوا کرو تو ریاضت کرو اور اپنے رب کی طرف اپنی اُمت کے بارے میں رغبت کرو"۔

جب دوستوں کے درمیان پیغام عشق مکمل ہو گئے' جب مخاطب کے وصل کی ہوا نرم ہو گئی' پھر مراد اور خطاب شدہ مقرب مجذوب نے کہا: الٰہی! میں تیری نعمت کا لحاظ یافتہ' تیری عصمت کا محفوظ شدہ تیرے جود کی گود میں پرورش پا چکا ہوں۔ میری زُبان تو تیری پے در پے نعمتوں میں دہشت کے مارے گنگ ہو گئی ہے' میری آنکھ تیری نعمتوں کی چراگاہ میں حیران رہ گئی' اب تو میری زُبان کی گرہ کھول دے' اس کے بیان کے پردوں کو کھول دے' اس کے دل کی قوتوں کی تائید کر۔

تب ربِّ جلیل نے ان کو جواب دیا کہ دیکھو ہم نے تجھ سے جلال کے پردوں کو دُور کر دیا' اور تیرے صفاتِ کمال کی ہم نے تائید کی تا کہ کبریاء کی چادر کے ماسوا کو دیکھے اور غفلت کے اُوپر کے درجہ کو دیکھ لے۔ باوجود اس کے ہم نے تمہارے دل کو حکمت کا گھر بنا دیا ہے' آپ کی زُبان کو محل فصاحت کر دیا' آپ کے عُنصر کو بلاغت کا معدن بنا دیا' آپ کے ذکر کو چشمۂ اعجاز بنا دیا۔

اب آپ معراج کی سیر کر کے سفر سے واپس جائیں تو میرے بندوں کو خبر دے دو کہ بیشک میں غفور الرحیم ہوں اِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ (ھود:۴۱) (بے شک تیرا رب بخشنے والا' بہت ہی مہربان ہے)۔ میری مخلوق کو یہ بات پہنچا دو کہ اِنِّي

قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ (البقرہ:۱۸۶) "مَیں قریب ہوں' کوئی پکارنے والا جب مجھے پکارے تو میں اُس کی دُعا کو قبول کر لیتا ہوں" تب صاحبِ رسالت و جلالت نے ایسی زُبان سے' کہ جس میں محامد کے اطراف اور بزرگیوں کے اسباب کو جمع کیا ہوا تھا' بولے کہ یا الٰہی! مَیں تیری تعریف پورے طور پر ادا نہیں کر سکتا' تو ویسا ہی ہے جیسا کہ خود اپنی تعریف کرتا ہے۔

پھر اپنے نشانات کے ساتھ جہان والوں کی طرف لوٹے تو فرشتوں کے سرداروں نے اپنی پیشانیاں آپ کے قدموں پر رکھ دیں۔ رُوح الامین نے آپ کے سامنے فخر کا غاشیہ (جھنڈا) اُٹھایا ہوا تھا' اور صفوفِ ملائکہ آپ کے قدر کی تعظیم کے لئے سر جھکائے ہوئے تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام آپ کی جلالت کے جھنڈے کو اُٹھائے ہوئے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام آپ کی ہیبت کے جھنڈے کو پھیلائے ہوئے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام غربی جانب کے چہرہ کے صفحات سے اُس کے حبیب سے سرگوشی کر رہے تھے' کہ ان آنکھوں نے محبوب کو دیکھا ہے۔ اس سے بار بار لوٹنے کا سوال کیا۔ ایک نظر بعد دُوسری نظر قریب ہوئی۔ تب اس کو طور کی جانب سے قدرت نے پکارا کہ ہم نے اپنا حکم پورا کیا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مولیٰ پاک جل جلالہ کی قسم کھائی کہ مَیں ضرور اُتروں گا اور زمین والوں کو اس امر کی خبر دُوں گا کہ جو آسمان کے اطراف میں صاحبِ قوسین کی خبروں کی بابت شائع ہوئی ہیں' اُس کو یاد رکھو اور آنحضرت ﷺ کے سامنے ایک نقیب یہ پڑھ رہا تھا کہ "یہ ہماری بخشش ہے' وہ یہ شعر پڑھتا تھا کہ...

یہ وہ بندہ ہے کہ جس پر ہم نے اِنعام کیا' اس پر شرف کا تاج ہے
مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ (الفتح:۲۹)
محمد ﷺ رسول اللہ ہیں۔

ان کے خلّہ کا نقش و نگار یہ ہے کہ ان کی آنکھ ٹیڑھی نہیں ہوئی۔ ان کے باعزت منادی نے موجودات کے پردوں اور وُجود کے صفحات میں حکم کی زبان سے بزرگی کے ساتھ آواز دی کہ...

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿پ۲۲، سورۃ الاحزاب، آیت ۵۶﴾

بے شک اللہ تعالیٰ اور اُس کے (سب) فرشتے نبی (مکرم ﷺ) پر درود بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

(بهجة الاسرار (عربی) صفحه ۷۶، مطبوعه مؤسسة الشرف بلاهور پاکستان)

اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی براءت کا ذِکر

اُمّ المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی براءت کے متعلق حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ نے اِرشاد فرمایا:

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ایک سفر کا ارادہ فرمایا اور حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اپنے ساتھ لیا۔ اُن کی خدمت اور صبح و شام اُن کی ڈولی کو اُٹھانے کے لئے اپنے غلام مسطح کو مقرر کیا۔ پھر ایک منزل پر قافلہ اُترا کہ آرام کر لے اور نیند نے ان کی طاقت کی حرکات کو آرام دیا۔

غلام پر چلنے میں نیند غالب ہوگئی۔ تب خداوندی مشیّت نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بعض ضروریات کے لئے نکلنے کی حرکت دی۔ وہ اپنی پالکی سے قضائے حاجت کے لئے نکلیں اور قدرت کے ہاتھ نے اُن کے گلے کا ہار توڑ دیا۔ حلقۂ گردن سے دانے نکل کر بکھر گئے۔ وہ اُن کے پرونے میں مشغول ہو گئیں۔ تقدیر نے پکارا: اے جبرائیل (علیہ السلام) بی بی کے ہار کا ایک دانہ گم ہوگیا

ہے، تم اُس کی جگہ اور دانہ رکھ دو۔ پھر مسطح غلام جاگا اور اپنے اُونٹ کو قافلے کے پیچھے ہانک لایا۔ اُس کو اس بات کا علم نہ تھا کہ بی بی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کجاوہ میں نہیں ہیں۔ جب مدینہ کے قریب پہنچا اور اُن کو کجاوہ میں نہ دیکھا تو پھر اُن کے پیچھے لوٹا۔ تقدیر نے اس اسرار کے خزانہ کو جوش دیا اور شریروں کی تہمتوں کے شرارے بھڑکنے لگے۔

پھر جب، یہ بات وحی کے پستان سے دودھ پینے والے، ازل کے بھید اُٹھانے والے، غیب کی امانتوں کے محافظ، حمد کے جھنڈے اُٹھانے والے کو پہنچی اور اُن بہتان تراشوں کے بہتانوں کی آنکھوں کے اشارے کا شک گمان اور ان کے شک کے اشارے دیکھے تو آپ کا دل رنجیدہ ہوا، آپ کی عقل رنج کے نیزہ سے زخمی ہوئی۔ دل کا شیشہ پھٹ گیا۔ جما ہوا امر پارہ پارہ ہوگیا اور بی بی سے شفقت سے معنوی (۲) بات کہی اور محبت سے لبریز ایک پوشیدہ اشارہ کیا کہ تم اپنے باپ کے گھر چلی جاؤ۔ تمہارے بارہ میں عنقریب مجھے خبر مل جائے گی۔

یہ سنتے ہی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے آنسو جاری ہو گئے اور آہِ سوزاں کا اُن پر غلبہ ہوا، اُن کی خوشی کا دن رات بن گیا، اُن کی راحت کی رات سیاہ ہوگئی، اُن کی سوزش کی سانس چڑھ گئی، اُن کا صبر جاتا رہا اور کہا کہ کس وجہ سے مجھے چھوڑا جاتا ہے؟ حالانکہ میں نے کوئی گناہ نہیں کیا اور نہ زیادتی کی ہے۔ کیا سوتیلوں کی شکایت کی وجہ سے مجھ کو میرے حبیب نے چھوڑ دیا ہے۔ اُن سے کہا گیا کہ صدیقہ اور حقیقہ سیدہ براءت بقدرِ محبت آیا کرتی ہے، اور فتح مندی صبر کی بغل میں ہوتی ہے۔ اور جب سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حقیقتِ حال معلوم ہوئی تو غصہ ظاہر ہوا اور اس کے صبر کا بادل اُس کے حال کے ظاہر ہونے سے بے نور ہونے لگا اور سانسوں کے چڑھنے سے اُس کے حواس کے ستارے ڈوب گئے۔

اُس کی آنکھوں کے آنسو اپنی اندر کی آگ کی سوزش سے گرنے لگے' اُس کا سیدھا قد انکسار کی تختی پر ٹیڑھا ہوگیا' اُس کے محبوب کے ہجر و فراق کی مدت لمبی ہوگئی' مطلوب کے پستان کا دودھ معدوم ہوگیا' اور کہا کہ اے میرے اللہ عزوجل! تجھی سے ذلت و پستی میں گرنے والا مدد طلب کرتا ہے' تیری ہی عزت کی درگاہ کی طرف مظلوم پناہ لیتا ہے' تیرے سوا کون ہے کہ رنجیدہ کے رنج کو دور کرتا ہے' تیرے سوا کون ہے کہ جو بے قرار کی دُعا قبول کرتا ہو' تو میری عصمت کی طہارت سے زیادہ واقف ہے' میرے سوال کا مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یعقوبیہ قبہ پکڑا' اور فرقت نے یوسفی حالت بنا دی۔ ان کے قبہ کی ظلمت اور تاریکی غم کے یوسف کا قید خانہ بن گئی۔ پھر اُن پر حبیب کی جانب سے ہوا چلی کہ کیا حال ہے؟ تب اُس نے کہا کہ میں فصاحت کے پردہ میں پرورش یافتہ ہوں اور اس ہستی کی ہم نشین ہوں جو کہ ضاد کے بولنے میں زیادہ فصیح ہے' "تا" مخاطب قریب کے لئے ہوتی ہے اور "کاف" غائب بعید کے لیے' کہاں انت کی تا اور کہاں ذاک کا کاف۔ کہاں ھذہ کی ہا اور کہاں تیکم کا کاف۔ جمع کی میم ہر دو مذکورہ میں سے ایک کی تخصیص ضروری نہیں بناتی۔

اے میرے رب! میں چھوڑنیوالے کی آنکھ کی سیاہی اور غائب کے دل کا سویدا اور اعراض کرنے والے کی محبت کا پھول تھی' لیکن زمانہ کے حالات ہیں جو کہ بدلتے رہتے ہیں' کبھی وصل' کبھی فصل اور کبھی غائب ہوتے ہیں۔

اے میرے رب! میرے فکر کے دریا نے مجھے غرق کر دیا' میرے غم کی گرمی نے مجھے جلا دیا' میرے دل کے رنج نے مجھے رنجیدہ کر دیا۔

تب تو آسمانی فرشتے چلائے اور قُدس کے دربار کے رہنے والوں نے مختلف قسم کی تسبیح شروع کی۔ نور کے معبدوں کے درویش گھبرا گئے' نورانی شکلیں

اور روحانی روحیں کہنے لگیں۔ وہ ذات پاک ہے جو کہ شکستہ خاطر کو باندھتا ہے اور حقیر کو عزیز بناتا ہے۔ یا الٰہی! پاک فراشِ نبوت کا صاف دل مکدر ہوگیا' اور شرف کے سمندر کے موتی کی عقل کا جوہر ٹوٹ گیا ہے۔

رسالت کا پھول فاسقوں کی تہمت سے پژمردہ ہوگیا ہے۔ وحی کے پستان سے دودھ نوش کرنے والے کا دودھ منافقین کے جھوٹ بولنے سے چھوٹ گیا ہے۔ مَلَک (فرشتوں) کے قاصد اور ملائکہ کے لشکر کے سپہ سالار سے کہا گیا کہ اے جبرائیل! ازل کے غیب کی تختی میں سے عیب سے برأت کی غیب کی زبان سے سترہ آیات لے جا' کیونکہ میں نے ازل و قدیم تقدیر میں ہی وہ کہہ چھوڑی ہیں' میں نے اُن کو بی بی عائشہ کے کپڑے کے لئے قیامت تک نقش بنا دیا ہے۔ تب ازل کا قاصد' سردار با فضیلت سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر سورۂ نور کی آیات (۱۱ تا ۲۶) لے کر اُترا۔ جب سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آیات کی نرم آواز سنی' اور ان کو اپنی برأت کے لئے روشن بشارت کا علم ہو' تو کہنے لگیں: وہ ذات پاک ہے جو کہ شکستہ خاطر (دلوں) کی تسلی کرے' حقیر کو عزت دے' مظلوم کا انصاف کرے اور غموں کو دُور کرے۔

خدا کی قسم! مجھ کو گمان نہ تھا کہ میرا بابرکت و بلند پروردگار میرے بارے میں قرآن نازل فرمائے گا اور اپنے نبی کے پاس میرا وحی کے طور پر ذکر کرے گا' البتہ مجھے یہ اُمید تھی کہ رسول اللہ ﷺ کو خواب میں میری برأت کے بارہ میں جتلا دے گا۔ پس مظلوم کو خدا کی مدد سے نا اُمید نہ ہونا چاہئے اور مظلوم و مقہور کو صبر پر ہی بھروسہ رکھنا چاہیے کیونکہ جو کچھ تقدیر کے پردوں میں مرقوم ہے' وہی رات کو دن میں بدلتا رہتا ہے۔

(بهجة الاسرار (عربی) صفحه ۸۵' مطبوعه مؤسسة الشرف بلاهور پاکستان)

بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ سے انعام

ابو محمد حسن کہتے ہیں' میرے دادا جان بیان کرتے ہیں کہ میں نے بغداد میں شیخ بزرگ عارف ابو عبداللہ محمد بن احمد بلخی کی ایک سال تک خدمت کی اوران سے ان کے ابتدائے حال کی بابت پوچھا؟ اُنہوں نے اس کو چھپایا۔ پھر مَیں نے دوسرے سال اُن کی خدمت کی۔ تب اُنہوں نے فرمایا کہ کیا تم ضرور سنو گے۔ مَیں نے عرض کیا: اگر آپ مناسب سمجھیں۔ اُنہوں نے فرمایا: جب تک مَیں زندہ رہوں کسی کو یہ خبر نہ سنانا۔ میں نے کہا: ہاں (بہت اچھا)' جب اُن کو میرے راز چھپانے کا یقین ہو گیا تو فرمایا کہ میں بلخ سے بغداد کی طرف جوانی کی حالت میں اس لئے آیا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کروں۔ مَیں اُن سے ایسے حال میں ملا کہ وہ اپنے مدرسے میں نماز پڑھ رہے تھے۔ اس سے پہلے نہ مَیں نے اُن کو دیکھا تھا' نہ اُنہوں نے مجھے دیکھا تھا۔

جب آپ سلام پھیر چکے' اور لوگ اُن کی طرف سلام کے لئے دوڑے' تو میں بھی آگے بڑھا اور آپ سے مصافحہ کیا' آپ نے میرے ہاتھ کو پکڑا اور مجھ کے میری طرف دیکھ کر فرمایا: اے بلخی' اے عبداللہ محمد! تم کو مرحبا ہو' اللہ تعالےٰ نے تیرا مرتبہ جان لیا' تیری نیت کو معلوم کر لیا۔

شیخ ابو عبداللہ محمد بن احمد بلخی کہتے ہیں کہ حضرت کا کلام زخمی کی دوا' بیمار کی شفا تھا۔ تب میری آنکھیں خوفِ الٰہی کے مارے بہہ نکلیں' میرے شانہ کا گوشت ہیبت کے مارے پھڑکنے لگا' میری آنتیں شوق و محبت کی وجہ سے کٹ گئیں' میرا نفس لوگوں سے گھبرانے لگا۔ میں نے اپنے دل میں ایسی بات پائی کہ جسے میں اچھی طرح بیان نہیں کر سکتا۔ پھر یہ حالت بڑھتی اور قوی ہوتی گئی اور میں اس سے

مقابلہ کرتا رہا۔

مَیں اندھیری رات میں اپنے وظیفہ کے لئے کھڑا ہوا' تب میرے دل سے دو شخص ظاہر ہوئے' ایک کے ہاتھ میں محبت کی شراب کا پیالہ تھا اور دوسرے کے ہاتھ میں خلعت تھی۔ مجھ کو صاحبِ خلعت نے کہا کہ مَیں علی بن ابی طالب ہوں اور یہ مقرب فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہے۔ یہ محبت کی شراب کا پیالہ ہے' اور یہ رضا کے حُلّوں کی خلعت ہے۔

پھر مجھے یہ خلعت پہنا دی' اُن کے ساتھی نے مجھے پیالہ دیا' جس کے نور سے مشرق و مغرب روشن ہو گئے۔ جب میں نے محبت کی شراب کا پیالہ پیا تو مجھ پر غیبوں کے اسرار اور اولیاء اللہ کے مقامات وغیرہ عجائبات ظاہر ہو گئے۔ ان میں سے ایک مقام ایسا تھا کہ عقلوں کے قدم اُس کے بھید میں پھسلتے ہیں' فکروں کے فہم اُس کے جلال میں گم ہو جاتے ہیں' عقلوں کی گردنیں اُس کی ہیبت کی وجہ سے جھکتی ہیں' اس کی قدر و قیمت میں طبیعتوں کے بھید بھول جاتے ہیں' اس کے انوار کی شعاعوں کی وجہ سے دلوں کی آنکھیں مدہوش ہوتی ہیں۔

ملائکہ کروبی و روحانی و مقربین اس مقام کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اپنی پیٹھوں کو رکوع کرنے والے کی طرح اس مقام کے قدر کی تعظیم کی وجہ سے جھکائے ہوئے ہیں۔ اور اللہ عزوجل کی تسبیح طرح طرح کی تقدیس و تنزیہ کے ساتھ کرتے ہیں' اس مقام والوں پر سلام کرتے ہیں۔ کہنے والا کہتا ہے کہ اس سے اُوپر سوائے عرشِ رحمٰن کے اور کچھ نہیں۔ اس کی طرف دیکھنے والا تحقیقِ نظر سے دیکھتا ہے کہ واصل کا ہر مقام یا مجذوب کا ہر حال یا محبوب کا سرّ' عارف کا علم یا مقرّب کا مقام' ہر ایک کا مبداء اور انجام' اجمال و تفصیل' کُل و بعض' اوّل و آخر اس میں قرار یافتہ ہے' اسی سے پیدا ہوا ہے' اسی سے صادر ہوا ہے' اسی سے کامل

ہوا ہے۔

پھر میں کچھ عرصہ وہاں پر پڑا رہا۔ اس کی طرف دیکھنے کی مجھے طاقت نہ تھی۔ پھر مجھ کو مقابلہ کی طاقت ہوئی اور ایک مدت ٹھہرا۔ مجھے طاقت نہیں تھی کہ اس کے اندر والے شخص کو معلوم کروں۔ پھر ایک مدت کے بعد مَیں نے اس شخص کو معلوم کیا جو اس میں ہے' تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تھے۔ آپ کے دائیں طرف حضرت آدم' حضرت ابراہیم اور حضرت جبرائیل علیہم السلام تھے اور بائیں جانب حضرت نوح' حضرت عیسیٰ اور موسیٰ علیہم السلام تھے۔ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین۔

آپ کے سامنے آپ کے بڑے بڑے اصحاب و اولیاء کرام خادموں کی طرح کھڑے تھے۔ آنحضرت ﷺ کی ہیبت کی وجہ سے کہ گویا اُن کے سروں پر پرندے ہیں۔ اور جن صحابہ کرام کو مَیں پہچانتا تھا وہ حضرت ابوبکر صدیق... حضرت عمر فاروق... حضرت عثمان غنی... حضرت علی المرتضیٰ... حضرت امیر حمزہ... حضرت عباس رضی اللہ عنہم تھے اور جن اولیاء کرام کو مَیں پہچانتا تھا وہ حضرت معروف کرخی... حضرت سری سقطی... حضرت جنید بغدادی... حضرت سہل تُستری... حضرت تاج العارفین ابو الوفاء شیخ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ... شیخ ابو سعد... شیخ احمد رفاعی ...اور شیخ عدی رحمہم اللہ تھے۔

صحابہ میں سے زیادہ آنحضرت ﷺ کے قریب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور اولیاء اللہ میں سے زیادہ قریب حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔

تب میں نے کسی قائل کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جب مقرب فرشتے اور انبیاء و مرسلین' اولیاء محبین' حضرت محمد ﷺ کی زیارت کے مشتاق ہوتے ہیں تو

آپ اعلیٰ مقام' سے جو آپ کا اپنے رب کے نزدیک ہے' اُتر کر اس مقام پر اُتر آتے ہیں۔ تب زائرین کے انوار آپ کے دیدار سے دوگنے ہو جاتے ہیں' آپ کے مشاہدہ سے ان کے حالات پاکیزہ ہو جاتے ہیں' اور آپ کی برکت سے ان کے مقام و مراتب بلند ہو جاتے ہیں۔ پھر آپ رفیقِ اعلیٰ کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔

تب مَیں نے سب کو یہ کہتے ہوئے سُنا:

"سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ" (البقرۃ:۲۸۵)

ہم نے سُنا اور اطاعت کی' اے ہمارے رب ہم تیری بخشش چاہتے ہیں' اور تیری ہی طرف لوٹنے والے ہیں۔

پھر میرے لئے قدسِ اعظم کے نُور سے ایک چمک ظاہر ہوئی' جس نے مجھ کو ہر ایک حاضر چیز سے غائب کر دیا' ہر ایک موجود سے مجھ کو اُچک لیا' تمام مختلف اشیاء میں تمیز کرنا مجھ سے چھین لیا' اور اس حال پر میں تین سال تک رہا۔ پھر مجھے کچھ معلوم نہیں کہ میں ایک دم باتیں کرنے لگا' اور شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ میرے سینے کو تھامے ہوئے ہیں' ایک پاؤں آپ کا میرے پاس اور ایک بغداد شریف میں ہے۔

میری عقل لوٹ آئی اور مَیں اپنے امر کا مالک ہوا' تب مجھ کو شیخ نے کہا: اے بُنی! بے شک مجھے حکم ہوا ہے کہ تم کو تمہارے وُجود کی طرف لوٹا دوں اور تیرے حال کا تجھ کو مالک بنا دوں۔ تجھ سے وہ چیز چھین لوں جس نے تجھ کو مغلوب کر رکھا ہے۔

پھر مجھے میرے تمام مشاہدات و احوال کی اوّل سے لے کر اب تک سب خبر دی' جس سے معلوم ہوتا تھا کہ آپ کو میرے حال کی ذرا ذرا سی خبر ہے۔

آپ نے فرمایا: میں نے تیرے متعلق رسول اللہ ﷺ سے سات مرتبہ سوال کیا' یہاں تک کہ تجھ کو اس مقام کے دیکھنے کی طاقت ہوئی' پھر سات مرتبہ سوال کیا کہ مقابلہ کی طاقت ہوئی اور سات مرتبہ پوچھا تب تُو نے منادی کی آواز سُنی اور بے شک اللہ تعالیٰ سے تیرے بارے میں سات اور سات اور سات مرتبہ سوال کیا یہاں تک کہ تجھ کو وہ روشنی و چمک ظاہر ہوئی' اور اس سے پہلے میں نے تیرے لیے ستر مرتبہ سوال کیا' یہاں تک کہ اُس نے تجھ کو اپنی محبت کا پیالہ پلایا اور اپنی رضامندی کا خلعت پہنایا۔ اے میرے پیارے فرزند! اب تو تمام فوت شدہ فرائض کو قضا کر۔

(بهجة الاسرار (عربی) صفحه ٧٩ ' مطبوعه مؤسسة الشرف بلاهور پاکستان)

ممکن نہیں کہ خیر البشر ﷺ کو خبر نہ ہو

شیخ بقا ابن بطو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس وعظ میں حاضر ہوا۔ آپ دوسری سیڑھی پر بیٹھے ہوئے وعظ فرما رہے تھے' میں نے دیکھا کہ پہلی سیڑھی بڑھ گئی۔ حتیٰ کہ جہاں تک آنکھ کام کرتی ہے اتنی بڑی ہو گئی۔ اس پر سبز سُندس بچھایا گیا۔ اور اس پر رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم تشریف رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تجلی شیخ عبدالقادر کے دل پر ہوئی۔ آپ جھکے اور قریب تھا کہ آپ گر پڑیں کہ حضور سرورِ کائنات ﷺ نے آپ کو روک لیا کہ کہیں گر نہ پڑیں۔ پھر لاغر ہوئے یہاں تک کہ چڑیا کی طرح ہو گئے۔ پھر پھولے یہاں تک کہ ڈراؤنی شکل پر ہو گئے۔ پھر مجھ سے یہ سب باتیں چھپ گئیں۔

کہتے ہیں کہ پھر شیخ بقا ابن بطو سے حضور ﷺ اور آپ کے اصحاب کے دیکھنے

کی نسبت پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ان کے ارواح بشکلِ انسانی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ایک قوت دیا کرتا ہے کہ اس کے سبب سے وہ ظاہر ہوا کرتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ ان کو اپنی قوت سے دکھاتا ہے جن کی صورتیں جسمی ہوتی ہیں اور آنکھوں سے دیکھی جاتی ہیں۔ معراج کی حدیث اس پر دلیل ہے۔ اور شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے لاغر ہونے اور بڑھنے کی بابت ان سے پوچھا گیا تو کہا کہ پہلی تجلی اس صفت پر تھی کہ اس کے شروع میں کوئی کام بدوں (۳) نبوی تائید کے ثابت نہیں رہ سکتا۔ اور قریب تھا کہ اگر رسول اللہ ﷺ تدارک نہ فرماتے تو شیخ گر ہی جاتے۔ اور دوسری تجلی بصفتِ جلال بحیثیت موصوف تھی' اسی لئے آپ لاغر ہو گئے۔ تیسری تجلی بصفت جمال تھی' بحیثیت مشاہدہ اسی لئے آپ بڑھ گئے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔

(بهجة الاسرار (عربی) صفحه ١٨٨ ' مطبوعه مؤسسة الشرف بلاهور پاکستان)

نبوت اور ولایت کی تعریف

حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ولایت نبوت کا سایہ ہے اور نبوت خدا کا سایہ ہے۔ نبوت شاہی وحی اور غیبِ اَزَل سے مُستفاد (جو چیز فائدے میں حاصل ہو) ہے اور ولایت روحِ کشف کا مطالعہ اور بیان کے مطالعہ کا' ایسی صفائی کے ساتھ ملاحظہ ہے کہ بشریت کی کدورت کو دُور کر دیتا ہے' ایسی طہارت ہے کہ اسرار کے میل کو پاک کر دیتی ہے۔ پس انبیا علیہم السلام حق کے مصدر ہیں اور اولیاء صدق کے مظہر۔ نبی کا معجزہ وحی کے وقوع کا محل' حکمت کے معنی کے اسرار کا دعویٰ'

کمالِ قدرت کا اِعجاز ہے۔ اِس کے صِدقِ قول پر بُرہان ہے' اس کے امر کا طریق ہے' منکرین کی اس سے حجتیں منقطع ہوتی ہیں۔

(بهجة الاسرار (عربی) صفحه ٨١' مطبوعه موسسة الشرف بلاهور باكستان)

ولایت ونبوت

ولی وہ شخص ہے جوکہ نبی ﷺ کے قدموں پر چلے' نبوت اور ولایت نتائج ہیں جوکہ اسی کی رحمت سے مختص ہے۔

(بهجة الاسرار (عربی) صفحه ١٤١' مطبوعه موسسة الشرف بلاهور باكستان)

عقل' شرع اور نبوت کی تعریف

حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے عقل' شرع اور نبوت کے متعلق ارشاد فرمایا:

عقل ایک روشن چمکتا ہوا نور ہے جوکہ فکر کی غایت کے حُدود کی طرف سے عنایت کے کنارہ سے نکلتا ہے۔ ہدایت کے آئینہ کے صیقل کے لئے اس کی شعاع کا سامنا ہوتا ہے' تب صاحبِ عقل اُمور کی ظلمتوں اور موجودات کی تاریکیوں میں اس کی چمک دمک سے روشنی حاصل کرتا ہے' یہاں تک کہ اُس کی طلب کے پرندے کی کامیابی کے پَر اُگ آتے ہیں اور فلاح کی صبح اس کی توجہ کے چہرہ سے روشن ہوتی ہے۔ عقل ایک پرندۂ غیبی ہے جوکہ قِدم کی عنایت کے جال کے بغیر شکار نہیں ہوسکتا' اور یہ خدائی مہمان ہے کہ جو بغیر فیض دینے والی جناب کی طرف سے نہیں اُترتا۔ جوہری صفات اور نُورانی ذات فرشتوں کے آسمانوں والا ہے۔ وہ تیری پاک رُوح کی جان اور تیرے دل کا جبرائیل ہے۔ بلندی کے آسمان سے وحی لے کر تیرے دل کے رسولوں پر اُترتا ہے۔ تیرے رب کی طرف سے غیب کے تحفے لے کر اُترتا ہے۔ تیری کثیف صفت کو لطیف بنا

دیتا ہے۔ تیرے علم کے سیپ کو جوہر بنا دیتا ہے۔ یہ عدل کی میزان ہے' فضل کی زبان' کرم کی شرح اور حکمتوں کا معدن ہے۔ نعمتوں کی جائے قرار' فکر کا ستون' فہم کی دلیل' باطن وشرع کی ترجمان ہے۔ اسی کی گواہی سے اٹل قضا نے پیغام کے حاکم کو حکم دیا ہے۔

اس کی سلطانی عزت اس کے کمال کی بقاء کی حکومت میں تنہا ہے۔ حکم کے بادشاہ اس کے چراگاہ کے گرد چکر لگاتے ہیں' اسی وجہ سے فرمانبردار ہیں۔ بلاغت کے پرندے اس کی چراگاہ کے گرد چکر لگاتے ہیں۔ اس کے تحفہ اور ہدایت کے دُودھ سے علُوم کے بچے دودھ پیتے ہیں۔ اس کے قہر کے غلبہ کی تعریف نے اپنے مخالف اور دشمن کو مٹا دیا۔ اس کی حمایت کی رسی کے ساتھ دونوں جہان کی منزلیں وابستہ ہیں۔

نبوت عزت کے انوار میں سے ایک نور ہے۔ رُوحُ القدس کی مُہر اِس پر لگی ہے۔ اِس کی قوت قدرت کے بڑے کام کرنیوالی ہے۔ اس کے معنی رونق کے ساتھ وسیع ہیں۔ اس کا ظاہر خدا کے افعال کا مرید ہے' عادتِ قدیمی کو مٹا دیتا ہے' اس کا باطن وحی کے نزدیک ہے۔ وہ رُوحُ القدس کا غیب اور ازل کے بھید کا معنی ہے۔ سابق قدم کا نتیجہ ہے' قدر کے معنی کے لکھن کا مشاہدہ ہے۔ امر کے سر کی جائے ادراک کی فرودگاہ ہے۔ قدم وحُدوث کے درمیان فضل کی جگہ ہے۔

وحی نبوت کے کنارہ میں ایک روشن بدر رسالت کے آسمان سے طلوع کئے ہوئے ہے۔ اذنِ کلام' اللہ عزوجل سے اس کو ملتی ہے۔ اس کے ساتھ رُوحُ القدس ہوتی ہے۔ اس کی طرف علوم کے پیچیدہ معاملات کو پھیلاتی ہے۔ پوشیدہ اسرار اس کے نزدیک ظاہر ہوتے ہیں۔ ابد کے نشانات کی کُنجیاں اس سے ظاہر

ہوتی ہیں۔ اسی سے کائنات کے اُمور کی خبریں اس میں مختلف علوم 'عقول' حواس' نشانات' شواہد' رسوم' مولف مختلف مرکب شئی کی مساواتیں طے کی جاتی ہیں۔ اس کی حقیقت سے وحدانی معنے کھلتے ہیں۔ بر ربانی بغیر وحی صریح کے طریق کے نہیں کھلتا۔ وہ ازل کا قاصد ہے' جو کہ غیب کے میدان کو اسرارِ قدم کے خزانہ اور اسرارِ ابد کے پوشیدہ اُمور کے ساتھ ملک کے امین کے ہاتھ بھاڑ دیتا ہے۔ وہ ملائکہ کے لشکر کا پیش رو ہے۔ صرف اس شخص کا کہ جس کے لئے کاتبِ تقدیرِ ازل کی مجلس میں ان رسولوں کا فرمان پہنچاتا ہے۔ تب اس کا نور اس کے آئینۂ دل کو جلاتا ہے۔ اس میں دونوں جہان کے احوال کی تفصیلات' اس کے اشخاص' کونین کے احکام کی جزئیات' ہر دو ملک کی خبروں کے دقیقے منقش ہوتے ہیں۔ پھر اس کی روشنیوں کی چمک کا اس کے دل کی جوہریت کی صفائی پر اثر پڑتا ہے' اور اس کی عنایت کی آنکھ اپنے رب کی آیاتِ کبریٰ کو دیکھتی ہے۔ رفیقِ اعلیٰ سے مل جاتی ہے۔ اور اس وقت نبی اس کے دل کے نور کا طاقچہ بنتا ہے۔ طاقچہ (۴) میں نبوت کا شیشہ ہوتا ہے' اور شیشہ میں چراغِ رسالت ایک نور ہے' جو کہ وحی کے پلیتہ (بتی' فتیلہ) کی دم کے ساتھ معلق (لٹکا ہوا) ہے۔ اور وحی' وحی بھیجنے والے کے غیب کا سِرّ ہے۔

پس انبیاء علیہم السلام غیب ازل کے پستانوں کے دودھ پینے والے اور سِرِّ وحی کے مخاطب کے ہم نشین' حضرتِ قُدس کے ہم جلیس (بھید) حق کے سفیر ہیں۔ اُفقِ اعلیٰ کی عزت کے سائبان' ان کی جلالت کے بغیر جس کے ستون مضبوط ہوتے ہیں' قائم نہیں ہوتے۔

شرافت کی بساط' جس کے ارکان بنے گئے ہیں بلند مقام میں' انہی کی ہیبت پر بچھائی جاتی ہے' اور کوئی شکلِ نوری قُدسِ اشرف کے معبدوں میں نہ ٹھہری

ہو گی مگر ان کے جلال سے اس کا جلیس ہو گا' اور کسی لطفِ معنوی نے بلند تیغ کے سایہ کی طرف ٹھکانہ نہ لیا ہو گا' مگر اُن کی رونق سے اس کا غم خوار ہو گا۔ کوئی دوست مقاماتِ قرب تک ایسا نہیں چڑھا کہ ان کی قوتوں کے ساتھ اس کی سیڑھیاں نہ ہوں۔ اور کوئی ولی اپنے مولیٰ کی طرف بدوں (بغیر) اس کے کہ ان کے راستے و طریقے اس کی سیڑھیاں بنیں' نہیں چلا۔

علم کرامت کسی بشر کے لئے بدوں اس کے کہ ان کا شرف اس کا ستون بنے بلند نہیں ہوا۔ کسی بندہ کے لئے مرتبہ کی بنیاد بدوں اس کے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنا پر اس کی بنیاد ہو' مضبوط نہیں ہوئی۔

(بہجۃ الاسرار (عربی) صفحہ ۸۳' مطبوعہ موسسۃ الشرف بلاہور پاکستان)

نبوت اور ولایت میں فرق

نبوت اور ولایت میں فرق یہ ہے کہ نبوت ایک کلام ہے جو کہ اللہ عزوجل سے وحی کے طور پر جدا ہوتا ہے' اُس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی روح ہوتی ہے۔ پھر وحی تو گزر جاتی ہے اور اس کو روح کے ساتھ ختم کر دیتی ہے۔ اس میں اس کی قبولیت ہوتی ہے' پس وحی وہ کلام ہے جس کی تصدیق لازم ہے' اور جو اس کو رد کر دے وہ کافر ہے' کیونکہ اس نے اللہ عزوجل کے کلام کو رد کیا۔

لیکن ولایت اس کے لئے ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کا ولی ہے۔ وہ اس کی حدیث ہے' بطریق الہام پھر اس کی طرف اس کو پہنچا دیتا ہے۔ اس کے لئے اس میں حدیث ہوتی ہے۔ اور یہ حدیث اللہ تعالیٰ سے زبانِ حق پر جُدا ہوتی ہے۔ (جس کے ساتھ وہ سکون ہوتا ہے جو مجذوب کے دل میں ہے) پھر وہ اس کو قبول کرتا ہے اور تسکین پاتا ہے۔

پس انبیاء کا کلام ہوتا ہے اور اولیاء کی حدیث ہوتی ہے۔ اب جو شخص کلام کو

رد کرتا ہے تو کافر ہے' کیونکہ اس نے اللہ عزوجل کے کلام و وحی و روح کو رد کیا۔ اور جس نے حدیث کو رد کیا تو وہ کافر نہ ہوگا' بلکہ نا کام ہوگا' وہ اس پر وبال ہوگا۔ اس کا دل لٹ جائے گا' کیونکہ اس نے حق بات کو رد کیا۔ جس سے خدا کی محبت خدا کے علم سے اس کے دل میں آئے۔ پس دیا اس کو حق اور دل تک پہنچا دیا۔ کیونکہ حدیث وہ ہے کہ اُس کے اُس علم سے ظاہر ہوئی ہے جو کہ مشیت کے وقت میں ظاہر ہوا ہے۔ سو وہ حدیث فی النفس ہوگی۔ جیسے بعید ہوتا ہے۔ بے شک یہ حدیث اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس بندہ کے لئے محبت بڑھائے گی۔ پھر وہ حق کے ساتھ اس کے دل کی طرف جائے گی' جس کو دل سکون کے قبول کرتا ہے۔

(بهجة الاسرار (عربی) صفحه ۱۲۷ ' مطبوعه موسسة الشرف بلاهور پاکستان)

کرامت کی تعریف

ولی کی کرامت نبی ﷺ کے قول کے قانون پر استقامتِ فعل ہے۔ ولایت کے سر کی باتیں کرنا نقص ہے' اور اس کی تسیم کے گھات میں لگے رہنا کرامت ہے۔

کرامت اس کا نام ہے کہ کسی ولی کے دل پر خدا کے نور کے عکس کا اثر ولی پر اُس کے اختیار کے چشمہ سے فیضِ الٰہی کے واسطہ سے پڑے' اور یہ امر حقیقی اطلاعوں' نوری ارواح' قدسی اسرار' روحانی انفاس' پاکیزہ مشاہدات کے ساتھ خاص ہوتے ہیں۔

وہ انبیاء کے خلیفے' اصفیاء کے اسرار کے بقیہ' بخشش کے قطرات کی بارش کے گڑھے ہیں۔ قِدم کے کلمہ کے اسرار کے فرودگاہ (اُترنے کی جگہ' ٹھہرنے کا مقام' قیام گاہ) ہیں۔ سایوں میں سونے والے' جائے کھانے میں بیٹھنے والے' جیسے ہلال جب کہ وہ اپنی موجودات کی خواب گاہوں سے اپنے فکروں کے مشرقوں اور

اسرار کی صفائی کے ساتھ لے کر کوچ کریں۔

اپنے وُجود اور اپنے وجود کی بندشوں سے اپنے شکلوں کی طہارت اور ارواح کے انوار کے سبب نکل گئے' اپنے مقامات کے نشانات کی طرف' اپنے منازِل اور اپنے مشاہدات کی شناختوں کی طرف چلے آئے۔ اپنے باطنی صیقل شدہ آئینوں اور باطنی صحیح آنکھوں والا ملکوت عالم اور جبروت کے اسرار کے مظاہر کے مقابلہ میں قائم کیا۔ انبیاء کے نظاروں اور اصفیاء کے آفتابوں کی روشنیوں کے مطالعہ کے نیچے ٹھہر گئے۔ اصل کے آفتاب کی روشنی کا عکس' فرع کے روشن آئینہ کی صفائی پر پڑا' نورِ غیب کا اثر اس میں نقش ہو گیا' عائبات کے وجود اُس میں منقش ہوئے' ان میں موجودات کی صورتیں نظر آنے لگیں' طرح طرح کی حکمتوں کی مثالیں اور تقدیر کے اسرار اس کے لئے ظاہر ہونے لگے۔ جب جبروت کے سلطان نے ملکوت کے خیمہ میں برگزیدہ خواص کے لئے خلوت کی مجلس ان باغوں میں قائم کی کہ یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗۤ (المائدہ:۵۴) "وہ ان کو دوست رکھتا ہے اور وہ ان کو دوست رکھتے ہیں" اور ان خواص کے آنے کے لئے مشاہدہ کے سائبان کو محبت کے باغوں پر عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ (القمر:۵۵) "بادشاہ ذی قدر کے نزدیک" پھیلا دیا۔ (جلوہ گاہ کو قُرب کے تختوں پر (فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ) صدق کے مقام پر قائم کیا' اُن کی حضوری کے لئے)

پھر ازل نے دیوانِ تقدیر کے کاتب کو حکم دیا کہ قِدم کے قاصد کو یہ فرمان لکھ دے کہ وَاللّٰهُ يَدْعُوْۤا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ (یونس:۲۵) "اللہ تعالیٰ دار السلام کی طرف بلاتا ہے" اس فرمان کا عنوان یہ رکھا فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ "پس تم میری تابعداری کرو' تم کو خدا تعالیٰ دوست رکھے گا" اور ان کی طرف ان کو اس سواری پر بھیجا کہ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ (آل عمران:۳۱) "بے شک

تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور آیا'' اور وہ اسرار کے شہروں میں اس زبان سے پکارے گئے کہ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی (البقرہ:۱۹۷) ''توشہ لو کیونکہ بہتر تحفہ تقویٰ ہے''۔ تب وہ شوقوں کے گھوڑوں اور سوزشِ دل کی سواریوں پر سوار ہوئے اور حیرانی اور بلکنے کے جنگلوں میں چلے۔ ان جھنڈوں کو انہوں نے پھیلایا رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ (آل عمران:۱۹۳) ''اے ہمارے رب! ہم نے پکارنے والے کو سنا کہ وہ ایمان کے لئے پکارتا تھا'' اور گیت گانے لگے کہ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا (البقرہ:۲۸۵) ''ہم نے سنا اور اطاعت کی''۔

عشق کے یہ حُدی خوان (نغمہ سرا) اپنے عشق کی عمدہ سواریوں کو روتی ہوئی زبانوں سے ان جنگلوں میں یہ گانا سناتے تھے کہ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ (النساء:۷۹) ''جو رسولوں کی اطاعت کرے گا تو اُس نے خدا کی اطاعت کی''۔ اور جُوں جُوں اُن سے اِن کے قصد (عزم) کے جھنڈے ان کی محبت میں فناء ہونے کے سبب کھنچے گئے تو اُن کی طلب کے پردوں کے پیچھے سے وہ پکارے گئے کہ اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ (البقرہ:۱۱۵) ''جدھر تم منہ پھیرو گے ادھر ہی خدا کی ذات ہے'' اور جُوں جُوں وہ اپنے اطوار سے نکلتے تو اُن کو اُس مکان سے غروب کرتے جو کہ ان کی زیارت گاہ قرار پا چکی ہے' اُن کے دل کی آنکھوں نے اسرار کے پردوں کو ان سے دُور کر دیا۔ تو ان پر محبت کے ہم نشینوں نے قُدس کے محلوں میں اِن پیالوں کا دَور چلایا وَسَقٰھُمْ رَبُّھُمْ شَرَابًا طَھُوْرًا (البقرہ:۲۱) ''اور ان کے رب نے پاک شراب پلائی''۔ تب شوق ان کی آنکھوں سے مضبوط ہو گئے' ان سروں میں پیالے چکر لگانے لگے' ان رُوحوں پر پیالے دَور کرنے لگے' زندگی اچھی طرح چلنے لگی' شراب نے ان پہلوؤں میں جگہ

لی' قبیلے دوستوں سے بارونق ہونے لگے' عقلیں خطاب کے ساتھ بے ہوش ہو گئیں' مبارکبادی کے قاصد ہر طرف سے آنے لگے' موجودات نے موج ماری' جدائی مر گئی' تشنگی اُڑ گئی۔ پردہ کے کھلنے سے آنکھ حیران رہ گئی' شراب ہمیشہ رہنے لگی' قُرب بڑھ گیا' مجلس روشن ہو گئی۔ حُدی خوانوں (نغمہ سراؤں) نے اس جناب کے نام کا گانا شروع کیا' دل فریفتہ ہوا' عقل اُڑ گئی' فکر حیران رہی' صبر جاتا رہا' عشق باقی رہا جو شوق کے آرزو کا رفیق' ہلاکت کا ساتھی اور اس دروازے کے دیکھنے کا ذمہ دار تھا' چل دیا کہ اے غلام! جب عاشقِ صادق کی آنکھ بڑے محبوب کے جمال کی طرف دیکھے تو اس کی عقل کا آئینہ اس کے معانی کی خوبصورتیوں اور خوبصورتیوں کے معانی کے سامنے ہوتا ہے۔

تب اس کے صیقل کرنے میں اس کی لطافتوں کی خوبصورت کے جلا (آب' چمک) کے لئے استعداد پاتا ہے۔ اس کے چہرے کے جمال کا عشق اس کے دل کی تختی کی صفائی پر منقش ہوتا ہے۔ اس کے نور کے شعاع کا اس کے دل پر اثر پڑتا ہے۔ اس کے طلب کی حرکات پھیل جاتی ہیں۔ وہ قوائے رُوحانیہ کہ جن میں محبوب کی صفات کا جمال ہے' برانگیختہ ہوتی ہیں۔ اس کا سلطان سر کی طرف چلتا ہے' آنکھ دیکھنے کی طرف مشغول ہوتی ہے۔ عقل شکر سے بھر جاتی ہے' رُوح عشق کے نزدیک ہو جاتا ہے' پھر دل کی طرف لوٹتی ہے' اس کو بیقراری کے سپرد کرتی ہے' فکر پر لوٹتی ہے' اس میں حیرت کو رکھتی ہے' تب محبوب کے دیکھنے کا شوق بڑھ جاتا ہے۔ مطلوب کی خوبصورتیوں کے کمال سے نفس خوش ہوتا ہے۔ اجزائے بدنیہ کے قویٰ کے مادوں میں یہ خوشی قائم ہو جاتی ہے۔

ہر ایک عُضو اس سے اپنا حصہ بمقدارِ طاقت لیتا ہے۔ تب تمام حواس جمال کے قیدی ہو جاتے ہیں۔ ہر زُبان غیر کی سرگوشی سے گُنگ ہو جاتی ہے' کان

کسی اور کا کلام سننے سے بہرے ہو جاتے ہیں' آنکھ ماسویٰ کے ملاحظہ سے اندھی ہو جاتی ہے۔ آنکھ اس کی طرف حیرت زدہ ہو جاتی ہے۔ دل اُس کے سوا کے گھبراہٹ سے انکار کرتا ہے' جلد اس کی خیانت کرتی ہے' صبر اس کو محتاج کر دیتا ہے' عشق اس کا مالک بن جاتا ہے' نشہ اس کو لُوٹ لیتا ہے' حیرانگی اس پر غالب ہو جاتی ہے' عشق اس کو قید کرتا ہے' محبت اپنی شعاعوں سے اس کی عقل کی آنکھ کے نور کو اُچک لیتی ہے۔

اس کے محبوب کی توجہ اس کے دل کا قبلہ بن جاتی ہے۔ اس کے مطلوب کی رُوح زندگی ہو جاتی ہے۔ اس کے مقصود کے جلال کا چہرہ اس کی عقل کی آنکھ کا باغ بن جاتا ہے۔ اس کے مراد کی وصل کی نازبو (ایک قسم کا خوشبودار پودا) اُس کے دل کے سُونگھنے کا گُلاب بن جاتی ہے' اُس کا قُرب اس کے طلب کی غایت ہوتا ہے۔ اس کی نظر اس کی حاجت کی غایت بنتی ہے۔ اس سے باتیں کرنا اس کا بڑا سوال ہوتا ہے۔ ان کی حضوری اس کا اعلیٰ درجہ کا مطلوب ہوتا ہے۔

پھر عقلوں کے درخت' محبت کی شاخوں کے پھیلنے کے وقت دلوں کی نہروں پر وصال کے اوقات کے اُصولوں کے ساتھ' جمال کے پردوں میں وجد کرتے ہیں۔ عشق کی شاخیں' سوزشِ دل کی ہواؤں کے گیت' ہُوں ہُوں قُدس کے باغوں سے مشتاق کے دل کے باغوں پر ہوائیں چلتی ہیں' گاتی ہیں۔ ارواح کی محبتیں شکلوں کے میدانوں میں اپنے مطلوب کی خوشبو کے سونگھنے کے لئے خوشی کے مارے ہُوں ہُوں شوق کی صبح کی ہوا اُگاتی ہے' ناچتی ہیں۔ نشہ کے غم کی بلبل' مناجات کے نغموں کے الحان کی لذات سے گاتی ہیں۔ صاف محبت کے پیالے قُرب کی غاروں کے سانول میں ہوتے ہیں۔ محبت کے پرندے' خطاب کے منبروں پر' مشاہدہ کی میخوں پر چڑھ کر' اسرار کے محلوں میں چلاّ کر' خوشی سے

چہچہاتے ہیں۔ دوستوں کے شوق کو جوش دلاتے ہیں۔ شوق کے دفینے اسرافیل کے صور پھونکنے کے ساتھ غم کی صورتوں میں عندیہ کے میدان اور ابدیت کی زُبان کی طرف تجی نشستگاہ میں بادشاہِ بااقتدار کے نزدیک پہنچتے ہیں۔

اے غلام! قُرب کے منازِل وُہ ہیں کہ جن میں وہ لوگ' کہ اغیار کے ساتھ مُعلّق ہیں' نہیں اُترتے اور قُربت کے قُرارگاہ میں وہ لوگ نہیں رہتے جو کہ نشانات سے مانوس ہیں' تو عزت کا بھائی جب تک ہے قناعت کی چادر میں لپٹا ہوا ہے اور تو نے جب تک طاعت کے فرض کو لازم کیا ہوا ہے بِقِدم کا محبوب ہے۔

اے بچے! اس عہد کو آراستہ کر" اور جب کہ تیرے رب نے لیا (عہدِ اَزَلی) اور ان دُودھوں کی غذا اختیار کر کہ "ان کو گواہ بنایا' اس پستان کا دُودھ پی کہ" وہ ان کو دوست رکھتا ہے"۔ اس حقیقت کے شواہد کہاں ہیں" اور وہ اس کو دوست رکھتے ہیں"۔ میرے لئے اپنے دل سے ازل کی آنکھ کی نظروں کے موضع بردار اپنی مراد سے جلال کی نگاہ کی منزلوں کے موقعے بیان کر۔

خلوتوں کے اوقات میں اس ہوا کے چلنے کا انتظار کر کہ بے شک تمہارے رب کی تمہارے زمانہ کے دنوں میں خوشبوئیں ہیں۔

(بہجة الاسرار (عربی) صفحہ ٦٠ ' مطبوعہ موسسة الشرف بلاهور پاکستان)

عقل وشرع

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عقل وشرع کے متعلق ارشاد فرمایا:

عقل اور شرع دو نور ہیں جو کہ اپنی چمک کی وجہ سے مومن کے دل کے سوراخوں میں داخل ہوتے ہیں' وہ اس میں ایسے مل جاتے ہیں جس طرح پانی شراب میں ملتا ہے اور ہواؤں میں لطافت ملتی ہے' نبوۃ کی شکلیں عقل کے آئینہ کی صفائی میں پڑتی ہیں' جیسا کہ روح کا نور جسم کی ظلمت میں پڑتا ہے۔ عقلیں ایک

حال ہیں جو کہ روحوں کے پانیوں کے نکلنے کی جگہ پر دلوں کے اسرار کے باغوں میں لگائے گئے ہیں' تا کہ حکم کے پرندوں کو غیب کے خلا سے فکر کے شکاری کے ساتھ شکار کرے۔ نبوت ایک الٰہی نور ہے' وہ عقل کی اس آنکھ پر ہے جو کہ یقین کی طرف منسوب ہے' اشراقِ معنوی کے ساتھ چمکتا ہے' اس سے چمک کی شعاعوں کی استعداد پیدا ہوگی' اس کا نور چمکے گا' اس کے سر پر پڑنے سے وہ اثر ہوتا ہے کہ جو صبح کا ظلمت پر' ارواح کا اجسام پر ہوتا ہے۔ اس کی بخشش الٰہی صورتوں کے باطنوں پر کیا ہی فیضان پہنچاتی ہے۔ شکلوں کے اسرار اس کے لُطف کے اشراق سے ہیں اور انوار کی روشنی اس کی فراخ رحمت ہے' جس کو علمِ ضروری کی وجہ سے حاصل کیا ہے' کیونکہ ایک جسم کا وجود دو محلوں اور ایک عرض کا تعلق دو جوہروں سے' دونوں اچھی طرز سے اور دونوں بُری طرز سے محال ہے۔

نبوت کے آفتاب کی ہدایت کے انوار اور اسرار کا فیضان سوا عقلوں کے شہروں کے کنگروں (یعنی بُرجوں) کے پڑتے ہیں جو کہ اس کام کے لئے خدائی احکام سے تیار کی گئی ہیں' اور کہیں نہیں پڑتے۔ نبوت ایک غیبی ہدایت ہے جو کہ قدم کے ارادہ کے راستوں میں بعض بنی آدم کی طرف ان شریف سواریوں پر چلتے ہیں' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ﴿القصص:٦٨﴾

اور تیرا پروردگار جو چاہتا ہے اور جس کو پسند کرتا ہے پیدا کرتا ہے۔

(بهجة الاسرار (عربی) صفحه ١٤١' مطبوعه مؤسسة الشرف بلاهور پاکستان)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عبدالقادر تیرا شیخ ہے

ابن الحمامی فرماتے ہیں کہ میں نے ۵۵۸ھ میں نہرِ دمشق کو خواب کی

حالت میں دیکھا کہ میں ان دونوں بچہ تھا کہ اس کا تمام پانی خون اور پیپ بن گیا' اس کی مچھلیاں سانپ اور کیڑے بن گئی' وہ بڑھتی جاتی ہیں۔ میں اس سے ڈرتا ہوں کہ کہیں مجھے نہ پکڑ لے' یہاں تک کہ میں اپنے مکان پر آ گیا۔ تب مجھ کو مکان کے اندر سے ایک شخص نے پنکھا دیا اور کہا کہ اس کو مضبوطی سے پکڑے رہو۔ میں نے کہا کہ وہ مجھے نہیں اُٹھائے گا۔ اس نے کہا کہ تیرا ایمان تجھے اُٹھائے گا۔ تب میں نے اس کی ایک طرف کو پکڑ لیا۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ میں ان کے پاس تخت پر اپنے مکان میں ہوں' اور میرا خوف جاتا رہا۔ میں نے کہا کہ آپ کو اس اللہ تعالیٰ کی قسم ہے جس نے مجھ پر آپ کے سبب احسان کیا' آپ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں تیرا نبی محمد مصطفیٰ (ﷺ) ہوں۔

پھر میں آپ کی ہیبت سے کانپنے لگا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگیں کہ میں اُس کی کتاب اور آپ ﷺ کی سنت پر مروں۔ آپ نے فرمایا:

نَعَمْ ' وَشَيْخُكَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ

ہاں' اور تیرا شیخ' شیخ عبدالقادر ہے...... یہ تین مرتبہ فرمایا۔

پھر میری آنکھ کھل گئی۔ اور یہ قصہ میں نے اپنے ماں باپ کے پاس بیان کیا۔ پھر ہم چلے کہ شیخ کی زیارت کریں۔ یہ وہ دن تھا کہ جس میں سرائے میں آپ نے وعظ فرمایا تھا۔ تب ہم نے آپ کو پایا کہ آپ وعظ فرما رہے تھے۔ ہم آپ کے قریب اس لئے نہ جا سکے کہ لوگوں کا بڑا ہجوم تھا اس لئے ہم لوگوں کے اخیر میں بیٹھ گئے۔ آپ نے اپنا کلام قطع کیا اور ہماری طرف اشارہ کر کے فرمایا: ان دونوں شخصوں کو میرے پاس لاؤ۔ میں اور میرا باپ لوگوں کے درمیان میں سے گزرتے ہوئے آپ کی خدمت میں کرسی کے قریب پہنچ گئے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہم کو بلایا۔ میرا باپ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں پیچھے تھا۔ آپ نے میرے باپ سے کہا: اے ابلہ! تم ہمارے پاس بلا دلیل نہیں آئے۔ اس کو آپ نے اپنا قمیص پہنا دیا اور مجھ کو وہ چادر کہ آپ کے سر پر تھی پہنا دی۔ ہم لوگوں کے درمیان بیٹھ گئے۔ میرے والد نے دیکھا تو جو آپ نے اُس کو پہنایا تھا وہ الٹا تھا۔ انہوں نے ارادہ کیا کہ اس کو سیدھا کر کے پہن لے' اُن سے کہا گیا کہ صبر کر یہاں تک کہ لوگ چل دیں۔

جب آپ کرسی پر سے اُترے تو میرے باپ نے ارادہ کیا کہ اس کو لوگوں کی گڑبڑ میں دُرست کرتے دیکھا تو وہ سیدھا ہے۔ تب ان کو غشی ہوگئی اور لوگ اس سے بے قرار ہو گئے۔

پھر شیخ نے فرمایا کہ اس کو میرے پاس لاؤ۔ ہم لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ اولیاء کے قبہ میں بیٹھے ہیں۔ وہ رباط میں ایک قبہ تھا جو اس نام سے اس لئے مشہور تھا کہ اس میں کثرت سے اولیاء اللہ اور مردانِ غیب شیخ کی زیارت کے لئے آتے رہتے تھے۔ پھر آپ نے میرے باپ سے فرمایا:

مَنْ یَکُوْنُ دَلِیْلُہٗ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَشَیْخُہٗ عَبْدَ الْقَادِرِ کَیْفَ لَا یَکُوْنُ لَا کَرَامَۃٌ

جس کے رہنما رسول اللہ ﷺ ہیں اور اس کا شیخ عبد القادر ہو تو اُس میں کرامت کیسے نہ ہو!

اور یہ تیری کرامت ہے۔ دوات کاغذ آپ نے منگوائی اور ہم کو آپ نے خرقہ کی سند لکھ دی۔

(بھجۃ الاسرار (عربی) صفحہ ۱۹۰ 'مطبوعہ مؤسسۃ الشرف بلاہور پاکستان)

غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی احادیث مبارکہ

نمازِ قصر

حضرت یعلیٰ بن اُمیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ (اس آیت میں) کہ

فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ اِنْ خِفْتُمْ

﴿پ۵ سورۃ النساء:۱۰۱﴾

تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم خوف کے وقت نماز کو قصر کرو۔

اب تو لوگ بے خوف ہو گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے بھی اس امر سے جس سے تم نے تعجب کیا ہے' تعجب کیا تھا' اور رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا:

صَدَقَۃٌ تَصَدَّقَ اللّٰہُ بِھَا عَلَیْکُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَہٗ

یہ ایک صدقہ ہے کہ اللہ نے تم کو دیا ہے' سو اس کے صدقہ کو قبول کرلو۔

مسلمان کی روح پرندہ کی شکل میں جنت میں ہوگی

حضرت عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّمَا نَسَمَۃُ الْمُسْلِمِ طَیْرٌ یَعْلَقُ فِیْ شَجَرِ الْجَنَّۃِ حَتّٰی یُرْجِعَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ جَسَدِہٖ یَوْمَ یَبْعَثُہٗ۔

مسلم کی روح ایک پرندہ ہوگی جو کہ جنت کے دروازہ میں لٹکتا ہوگا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس کے جسم میں اُس دن لوٹائے گا جس دن کہ اس کو

اُٹھائے گا۔

روزے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ' نبی کریم ﷺ سے اور آپ اپنے رب عزوجل سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا:

لِكُلِّ عَمَلٍ كَفَّارَةٌ ' وَالصَّوْمُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ

ہر عمل کے لئے کفارہ ہے' اور روزہ میرے لئے ہے میں اس کی جزا دوں گا' اور روزہ دار کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے۔

تیسرے کلمہ کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لِاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ۔

البتہ میرا یہ کہنا: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تو یہ (کلمہ) میرے لئے ان تمام چیزوں سے جن پر آفتاب طلوع کرتا ہے محبوب تر ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنْفَقَ اَحَدُكُمْ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ

میرے صحابہ کو گالی مت دیا کرو کیونکہ مجھ کو اُس ذات کی قسم ہے کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر تم میں سے کوئی (جو صحابہ نہیں) اُحد (پہاڑ) کے برابر سونا (راہِ خدا میں) خرچ کر دے تو ان کے ایک مُد (پیمانہ بقدر سیر یا کم) کی برابر نہ پہنچے گا اور نہ اس کے نصف کے برابر۔

مسلمان کی قبر کی عزت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لِاَنْ يَّجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ فَتَحْرِقُ ثِيَابَهٗ حَتّٰى تَصِلَ اِلٰى جِلْدِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ۔

تم میں سے کسی کا انگار پر بیٹھا جس سے کہ اُس کے کپڑے جل جائیں اور پھر اُس کی جلد تک (اس کا اثر) پہنچے البتہ اس سے بہتر ہے کہ وہ اپنے بھائی کی قبر پر بیٹھ جائے۔

ماہِ شعبان کے روزوں کا مقام

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ ' وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ وَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ اِسْتَكْمَلَ صَوْمَ شَهْرٍ قَطُّ اِلَّا شَهْرَ رَمَضَانَ وَمَا رَاَيْتُهٗ فِيْ شَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهٖ فِيْ شَعْبَانَ۔

بیشک انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ روزہ رکھتے تھے حتیٰ کہ ہم کہتے کہ

آپ افطار نہ کریں گے اور افطار کیا کرتے تھے حتیٰ کہ ہم کہتے تھے کہ روزہ نہ رکھیں گے اور میں نے کبھی رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ پورا مہینہ روزہ رکھا ہو سوائے ماہِ رمضان کے اور میں نے آپ ﷺ کو شعبان سے بڑھ کر زیادہ روزے رکھتے ہوئے کسی اور مہینہ میں نہیں دیکھا۔

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلُ لَا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلُ لَا يَصُوْمُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُ اَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِيْ شَعْبَانَ۔

رسول اللہ ﷺ روزہ رکھتے تھے حتیٰ کہ ہم کہتے تھے کہ اب افطار نہیں کریں گے اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ سوائے ماہِ رمضان کے کسی اور ماہ میں پورا مہینہ روزے رکھتے ہوں اور شعبان سے بڑھ کر کسی اور میں زیادہ روزے رکھتے ہوں میں نے آپ کو نہیں دیکھا۔

بخششِ الٰہی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! جب ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں تو ہمارے دل نرم ہوتے ہیں اور ہم اہلِ آخرت سے ہوتے ہیں اور جب ہم آپ سے علیحدہ ہوتے ہیں اور عورتیں اور اولاد ہم سے ملتے ہیں تو ہم کو دُنیا اچھی معلوم ہوتی ہے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ كُنْتُمْ تَكُوْنُوْنَ كَمَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ بِاَكُفِّكُمْ، وَلَزَارَتْكُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ، وَلَوْ لَمْ

تُذْنِبُوْا لَجَاءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ فَيَغْفِرُلَهُمْ۔

مجھ کو اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر تم اسی حال میں رہو جس حال پر کہ میرے پاس ہوتے تو تم سے فرشتے آ کر تمہارے ہاتھوں پر مصافحہ کریں اور تمہارے گھروں میں آ کر تمہاری ملاقات کریں اور اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو لائے جو کہ گناہ کرے اور استغفار مانگے پھر اس کو اللہ تعالیٰ بخشے۔

جنت کی صفات

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم کو جنت کی بابت بیان فرمائیں کہ اس کی ساخت کیسی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لبنة من ذَهَبَ ولبنة مِنْ فِضَّةٍ، وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوْتُ، وَبَلَاطُهَا الْمِسْكُ وَتُرَابُهَا الزَّعْفَرَانُ، مَنْ يَّدْخُلُهَا يَنْعَمُ وَلَا يَبْؤُسُ، وَيَخْلُدُ وَلَا يَمُوْتُ، لَا تَبْلٰى ثِيَابُهٗ، وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهٗ، ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ: اَلصَّائِمُ حَتّٰى يُفْطِرُ، وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ تَحْمِلُ عَلَى الْغَمَامِ، وَيَفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمٰوَاتِ، وَيَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَاَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ۔

اُس کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی اس کے کنکر موتی اور یاقوت کے ہیں اس کا گارا مشک اور مٹی زعفران کی ہے جو شخص اس میں داخل ہو گا وہ تر و تازہ رہے گا پُرانا نہ ہو گا ہمیشہ رہے گا۔ نہ مرے گا نہ اس کے کپڑے پرانے ہوں گے نہ اس کی جوانی فنا ہو گی۔ تین شخص ہیں کہ جن کی دُعا مردود نہیں

(ایک تو) روزہ دار کی جب کہ وہ افطار کرے (دوسرا) امام عادل کی (تیسرا) مظلوم کی دُعا۔ اس کی دُعا بادل پر اُٹھائی جاتی ہے' اس کے لئے آسمان کے دروزے کھولے جاتے ہیں۔ اور رب تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔ مجھ کو اپنی عزت و جلال کی قسم ہے کہ میں تجھ کو فتح دوں گا' اگرچہ ایک مدت کے بعد ہو۔

دینِ اسلام کی تکمیل

روایت ہے کہ ایک یہودی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا کہ اے امیر المؤمنین! ایک آیت تمہاری کتاب میں ہے جس کو تم پڑھتے ہو' یہودی کہتے ہیں اگر ہم پر یہ آیت نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید کا دن بناتے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ کون سی آیت ہے؟ انہوں نے کہا:

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ﴿پ ۶' سورۃ المائدہ: ۳﴾

یعنی آج کے دن ہم نے تمہارے دین کو تمہارے لئے پورا کر دیا' اور میں اپنی ساری نعمتیں تم پر تمام (پورا) کر چکا ہوں اور تمہارے طرزِ زندگی کے لئے بس اسلام کو پسند کر چکا ہوں۔

تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بیشک میں اُس دن کو جس میں یہ آیت نازل ہوئی تھی اور اُس مقام کو جس میں یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر اُتری تھی خوب جانتا ہوں۔ یہ آیت میدانِ عرفات میں جمعہ کے دن نازل ہوئی۔ (یعنی وہ حج کا دن اور جمعہ کا دن تھا۔ مقصود یہ کہ دو عیدیں اس دن جمع تھیں)

نماز کی فضیلت

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا'

آپ ﷺ نے فرمایا:

مَا مِنْ مُّسْلِمٍ تَحْضُرُہٗ صَلَاۃٌ مَّکْتُوْبَۃٌ فَیُحْسِنُ وُضُوْءَھَا وَ خُشُوْعَھَا وَ رُکُوْعَھَا' اِلَّا کَانَتْ کَفَّارَۃً لِّمَا قَبْلَھَا مِنَ الذُّنُوْبِ' مَا لَمْ یَاْتِ کَبِیْرَۃً وَّ ذٰلِکَ الدَّھْرَ کُلَّہٗ۔

جو بھی مسلمان نماز کے لئے حاضر ہو' اُس کو چاہئے پہلے اچھی طرح وضو کرے پھر خشوع وخضوع کے ساتھ رکوع کرے یعنی نماز ادا کرے تو اُس کے پچھلے کبیرہ گناہوں کے علاوہ صغیرہ گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

معجزہ شق قمر

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اہل مکہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے معجزہ طلب کیا۔ پس مکہ میں دو دفعہ شق قمر ہوا' اور یہ آیت نازل ہوئی:

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ○ وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَۃً یُّعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ﴿پ ۲۷' سورۃ القمر: ۲۷﴾

قیامت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا' اور کافر اگر کوئی نشانی دیکھ لیتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو ایسا جادو ہے جو ہمیشہ چلتا ہے۔

نماز کے بعد کی دُعا

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نماز پڑھی اور اس کو ہلکا کیا۔ جب وہ نماز پڑھ چکے تو میں نے ان سے اس کا ذکر کیا تو کہا کہ میں نے وہ دُعائیں مانگیں ہیں جن کو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا۔ کہا کہ پھر عمار چلے' اور ان کی طرف سے ایک مرد کھڑا ہوا اور اس کے پیچھے ہوا۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ میرا باپ تھا۔ اس نے دُعا کی نسبت اُن سے پوچھا تو انہوں نے جواب

دیا کہ یہ ہے:

"اَللّٰھُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَیْبَ، وَبِقُدْرَتِكَ عَلَی الْخَلْقِ، اَحْیِنِیْ مَا كَانَتِ الْحَیَاةُ خَیْرًا لِّیْ، وَتَوَفَّنِیْ مَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَیْرًا لِّیْ، وَاَسْئَلُكَ خَشْیَتَكَ فِی الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَاَسْئَلُكَ كَلِمَةَ الْحِكْمَةِ فِی الرِّضَاءِ وَالْغَضَبِ، وَاَسْئَلُكَ نَعِیْمًا لَا یَبِیْدُ، وَاَسْئَلُكَ قُرَّةَ عَیْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَ اَسْاَلُكَ الرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَاَسْئَلُكَ بَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَاَسْئَلُكَ النَّظْرَ اِلٰی وَجْهِكَ، وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَائِكَ فِیْ غَیْرِ ضَرَّاءِ مُضِرَّةٍ، وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اَللّٰھُمَّ زَیِّنَّا بِزِیْنَةِ الْاِیْمَانِ، وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِیْنَ"۔

جنت میں انعاماتِ الٰہی

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کے بارہ میں "لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَ زِیَادَةٌ" ﴿پ ۱۱ سورۂ یونس:۲۶﴾ یعنی جنہوں نے نیکی کی ہے اُن کے لئے نیکی ہوگی اور زیادہ ملے گا" فرمایا:

اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ نَادٰی مُنَادٍ: یَا اَهْلَ الْجَنَّةِ اِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ مَزِیْدًا یُّرِیْدُ اَنْ یُّنْجِزَ كُمُوْهُ، فَیَقُوْلُوْنَ: اَلَمْ یُبَیِّضْ وُجُوْهَنَا، وَیُثَقِّلْ مَوَازِیْنَنَا، وَیُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ، وَیُزَحْزِحْنَا عَنِ النَّارِ، فَیَرْفَعُ الْحِجَابَ فَیَنْظُرُوْنَ اِلَی اللّٰهِ، فَوَاللّٰهِ مَا اَعْطَاهُمُ اللّٰهُ اَحَبَّ اِلَیْهِمْ، وَلَا اَقَرَّ لِاَعْیُنِهِمْ مِّنَ النَّظْرِ اِلَیْهِ جب جنتی جنت میں داخل ہوں اور دوزخی دوزخ میں تو پکارنے والا پکار کر کہے گا۔ کہ اے جنتیو! تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے پاس ایک زیادتی ہے۔ (اس سے زیادہ بھی ہے) وہ چاہتا ہے کہ اس کو پورا کر دے۔ پس وہ جنتی کہیں گے کہ کیا اُس نے ہمارے چہرے روشن نہیں کئے؟ کیا

اس نے ہماری میزانوں کو وزنی بنا کر ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا؟ کیا اس نے ہمیں دوزخ سے نہیں بچایا؟ (یعنی اس نے تو سب کچھ دے) تب حجاب اُٹھایا جائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھتے رہ جائیں گے۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ انہیں وہ کچھ عطا فرمائے گا جو ان کے لئے سب سے زیادہ پسند فرماتا ہے اور وہ ان کی نظروں سے اوجھل نہیں ہوا۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

اِذَا دَخَلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ نَادَاهُمْ مُنَادٍ: یَا اَهْلَ الْجَنَّةِ اِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ مَوْعِدًا لَمْ تَرَوْهُ، قَالُوْا: وَمَا هُوَ اَلَمْ یُثَقِّلْ مَوَازِیْنَنَا، وَ یُبَیِّضْ وُجُوْهَنَا، وَیُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ، وَیُنْجِنَا مِنَ النَّارِ، قَالَ: فَیَكْشِفُ الْحِجَابَ عَزَّوَجَلَّ فَیَنْظُرُوْنَ اِلَیْهِ، فَوَاللّٰهِ مَا اَعْطَاهُمْ شَیْئًا اَحَبَّ اِلَیْهِمْ مِنَ النَّظْرِ اِلَیْهِ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰیَةَ: ﴿لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَ زِیَادَةٌ﴾

جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہوں گے تو ان کو پکارنے والا پکارے گا کہ اے اہلِ جنت تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے ایک پاس وعدہ ہے، جس کو تم نے نہیں دیکھا۔ وہ کہیں گے، وہ کیا ہے؟ کیا اس نے ہماری میزانیں بھاری نہیں کیں؟ ہمارے چہرے سفید (روشن) نہیں کئے؟ ہم کو جنت میں نہیں داخل کیا، دوزخ سے نجات نہیں دی؟ فرمایا کہ پھر اللہ عزوجل پردہ کھول دے گا (حجاب اُٹھا دے گا)۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھیں گے۔ پس خدا کی قسم! ان کو اللہ تعالیٰ اپنے دیدار سے بڑھ کر پیاری کوئی چیز عطا نہ کرے گا۔

پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی:

"لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَ زِیَادَةٌ" ﴿پ ۱۱ سورۂ یونس:۲۶﴾

ایسے لوگوں کے لیے جو نیک کام کرتے ہیں نیک جزا ہے بلکہ (اس پر اضافہ بھی ہے۔

ایک کافر کے قتل کا حکم

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ' دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلٰى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَقِيَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقًا بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ: اُقْتُلُوْهُ۔

بیشک رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور آپ کے سر پر خود تھی۔ پھر آپ ﷺ ابنِ خطل سے ملے جو کہ کعبہ شریف کے پردوں پر لٹکا ہوا تھا۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو قتل کر ڈالو۔

رسول اللہ ﷺ کی مکہ میں داخل ہونے کی کیفیت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

دَخَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ مَكَّةَ ' وَعَلٰى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ۔

بے شک رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کے سر پر خود تھی۔

رسول اللہ ﷺ سے محبت کا فائدہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا:

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ' مَتٰى اَلسَّاعَةُ؟ قَالَ: وَمَا اَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: لَاشَيْءٌ اِلَّا اَنِّيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ ' فَقَالَ: اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ

یا رسول اللہ ﷺ! قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے اس کے لئے کیا تیار کیا؟ اُس نے کہا کہ کچھ نہیں مگر اتنا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کو دوست رکھتا ہوں۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: تُو ان کے ساتھ ہے جن کو تُو دوست رکھتا ہے۔

توکل

حضرت ابو الخیر بن سمعون رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ

وہ مدینۃ الرسول ﷺ سے بیت المقدس کا قصد کر کے نکلے اور کھجور کو معہ دیگر طعام کے اس جگہ چھوڑا جہاں اُن کا ٹھکانہ تھا۔ پھر ان کے نفس سے تر کھجور کی تلاش کی اور لائمہ میں ان کی طرف آئے اور کہنے لگے کہ اس جگہ کہاں مجھ کو تر کھجوریں ملیں۔ اور جب افطار کا وقت آیا تو کھجور کا قصد کیا کہ اس میں سے کھائے۔ تب اس کو تر کھجور صحانی کی پایا۔ پھر اس میں سے کچھ نہ کھایا۔ پھر اگلے دن اس کی طرف شام کے وقت آئے۔ اس کو اپنی پہلی حالت پر پایا' اور اس کو کھایا۔ یا ایسے کہا۔

حضرت ابو حمزہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ

میں نے ایک سفر توکل پر کیا۔ پھر اس اثناء میں کہ ایک رات چلتا تھا' اور نیند میری آنکھوں میں تھی' ناگاہ میں ایک کنوئیں میں جا پڑا۔ پھر میں نے اپنے کو کنوئیں میں دیکھا اور اس کی بلندی کی وجہ سے نکلنے پر قادر نہ ہوا۔ پھر میں اس میں بیٹھ گیا۔ اتنے میں بیٹھا ہوا تھا کہ ناگاہ کنوئیں کے سر پر دو مرد کھڑے ہیں' ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ ہم چلے جاتے ہیں' اور اس کے لئے کنوئیں کو اس راستہ میں چھوڑ دیتے ہیں۔ دوسرے نے کہا کہ ہم ایسا نہیں کرتے بلکہ اس کو بند

کر دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میرے نفس نے یہ کہا کہ میں کہوں کہ میں اندر ہوں۔ تب مجھے پکارا گیا کہ

تَتَوَكَّلُ عَلَيْنَا وَتَشْكُوْ بَلَانَا اِلٰى سِوَانَا۔

تو نے ہم پر توکل کیا تھا اور اب ہماری بلا کا شکوہ اوروں کے پاس کرتا ہے۔

پھر میں چپ ہو رہا اور وہ دونوں چل دیئے پھر دونوں لوٹے اور ان کے ساتھ کوئی شئے تھی جو انہوں نے کنویں کے سر پر ڈال دی۔ اور اس کو اس کے ساتھ بند کر دیا۔ پھر مجھ کو میرے نفس نے کہا کہ اس کے اندر ہونے سے تو میں بے خوف ہوا۔ لیکن اب میں قید میں پڑ گیا۔ پھر میں ایک رات دن ٹھہرا۔ اور جب اگلا دن ہوا تو مجھے کسی ہاتف نے پکارا جس کو میں دیکھتا نہ تھا کہ مجھ سے مضبوطی کے ساتھ چمٹ جا۔ میں نے ہاتھ بڑھایا تو میرا ہاتھ کسی سخت چیز پر پڑا جس سے میں چمٹ گیا اُس نے مجھے اوپر کھینچ لیا۔ اور مجھے ڈال دیا۔ میں نے اسے زمین پر غور سے دیکھا تو وہ درندہ تھا۔ جب میں نے اس کو دیکھا تو دل میں عادتاً اس سے خوف کھانے لگا۔ پھر مجھ کو کسی نے پکارا:

يَا اَبَا حَمْزَةَ اِسْتَنْقَذْنَاكَ مِنَ الْبَلَاءِ بِالْبَلَاءِ وَكَفَيْنَاكَ مَا تَخَافُ بِمَا تَخَافُ

اے اباحمزہ! ہم نے تجھ کو بلا سے بلا کے ساتھ چھوڑایا اور جس سے تو ڈرتا ہے اُس سے ہم کافی ہو گئے ہیں۔

اور اسی اسناد سے خطیب تک یہ کہا ہم کو خبر دی ابو القاسم رضوان بن محمد بن حسن دینوری نے انہوں نے فرمایا کہ میں نے احمد بن محمد بن عبداللہ نیشاپوری سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے ابوبکر محمد بن احمد بن عبدالوہاب حافظ سے سنا وہ

کہتے تھے کہ میں نے ابو عبداللہ محمد بن نعیم تیکی سے سنا وہ ابو حمزہ صوفی دمشقی سے بیان کرتے تھے کہ وہ جب کنوئیں سے نکلے تو یہ اشعار پڑھتے تھے:

نَهَانِيْ حَيَائِيْ مِنْكَ اَنْ اَكْشِفَ الْهَوٰى
وَاَغْنَيْتَنِيْ بِالْقُرْبِ مِنْكَ عَنِ الْكَشْفِ

مجھ کو حیا نے اس بات سے منع کیا کہ تیری محبت ظاہر کروں۔

اور تو نے اپنے قرب کی وجہ سے اظہار محبت سے مجھے بے پروا کر دیا۔

تَرَاءَيْتَ لِيْ بِالْغَيْبِ حَتّٰى كَاَنَّمَا
تُبَشِّرُنِيْ بِالْغَيْبِ اِنَّكَ فِي الْكَفِّ

میں نے اپنے آپ کو دیکھا یہاں تک کہ گویا تو مجھے غیب میں خوشخبری دیتا ہے کہ تو ہتھیلی میں ہے۔

اَرَاكَ وَبِيْ مِنْ هَيْبَتِيْ مِنْكَ وَحْشَةٌ
فَتُؤْنِسُنِيْ بِالْعَطْفِ مِنْكَ وَبِاللُّطْفِ

میں تجھ کو ایسے حال میں دیکھتا ہوں کہ تیری ہیبت کی وجہ سے مجھے وحشت ہے۔

پھر اپنی طرف سے مجھ پر مہربانی و شفقت کرتا ہے۔

وَيُحْيِيْ مُحِبٌّ اَنْتَ فِي الْحُبِّ حَتْفُهٗ
وَذَا عَجَبٌ كَوْنُ الْحَيَاةِ مَعَ الْحَتْفِ

وہ عاشق زندہ ہے کہ محبت میں جس کی تو موت ہے اور یہ تعجب ہے کہ زندگی موت کے ساتھ رہے۔

اور اسی اسناد سے خطیب تک انہوں نے فرمایا کہ مجھ کو خبر دی ابو علی عبدالرحمٰن بن محمد بن احمد بن فضالہ نیشاپوری نے "رے" میں انہوں نے فرمایا کہ میں نے ابو جعفر محمد بن احمد بن حسن بن الازدی خطیب سے سمنان میں سُنا وہ

فرماتے ہیں کہ جعفر بن محمد خلدی نے فرمایا کہ

مشائخ کا ایک گروہ اس لئے گھر سے نکلا کہ ابوحمزہ صوفی کا استقبال کریں۔ جب وہ مکہ معظمہ سے آ رہے تھے۔ دیکھا تو ان کا رنگ متغیر ہوا ہے۔ تب حریری نے کہا کہ اے میرے بچے! جب صفات بدلتے ہیں تو کیا اسرار بھی بدل جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا معاذ اللہ اگر اسرار بدلیں تو صفات بدل جائیں۔ اور اگر صفات بدل جائیں، تو جہان ہلاک ہو جائے، لیکن اسرار سکون پاتے ہیں۔ پس ان کی حفاظت کرتا ہے اور صفات سے اعراض کرتا ہے، پھر ان کو لاشے کر دیتا ہے، پھر ہم کو چھوڑ دیا اور پیٹھ پھیر کر چلائے اور یہ کہتے تھے:

كَمَا تَرٰى صِيَّرَنِيْ . قطع قُفَارُ الزَّمَنْ

شَرَّدَنِيْ عَنْ وَطَنِيْ كَاَنَّنِيْ لَمْ اَكُنْ

جیسے تم دیکھتے ہو اس نے مجھے بنا دیا، زمانہ کے میدان قطع کر دیئے

مجھ کو میرے وطن سے جدا کر دیا، گویا کہ میں تھا ہی نہیں۔

اِذَا تَغَيَّبْتُ بَدَا. وَاِنْ بَدَا غَيَّبَنِيْ

يَقُوْلُ لَا تَشْهَدُ مَا تَشْهَدُ اَوْ تَشْهَدُنِيْ

جب میں غائب ہوا تو وہ ظاہر ہوا۔ اور اگر ظاہر ہوتا ہے تو مجھے غائب کر دیتا ہے۔

وہ کہتا ہے کہ تو نہ مشاہدہ کر جو کرتا ہے، یا میرا مشاہدہ کر۔

(بهجة الاسرار (عربی) صفحه ۲۴۸، مطبوعه موسسة الشرف بلاهور پاکستان)